﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 15 — جمعۃ المبارک 27/جون 2008ء — 23/ جمادی الثانی 1429 ہجری قمری ۞ 27/احسان 1387 ہجری شمسی — شمارہ 26

جس کا مقصود آخرت ہو

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کر دیتا ہے اور اس کی طبیعت میں بشاشت پیدا کرتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس کا مقصود دنیا ہو اللہ اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے غربت رکھ دیتا ہے اور اس کی طبیعت میں گھٹن پیدا کر دیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی مقدر ہو۔

(جامع ترمذی کتاب القیامۃ حدیث نمبر 2389)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا نے تو اپنے قول سے گواہی دی کہ عیسیٰ مر گیا وہ گواہی قبول نہیں کی۔ اور پھر رسولؐ نے اپنے فعل سے یعنی رؤیت سے گواہی دی کہ مَیں مُردہ رُوحوں میں اُس کو دیکھ آیا ہوں، وہ گواہی بھی ردّ کی جاتی ہے اور پھر اسلام کا دعویٰ اور اہل حدیث ہونے کی شیخی۔ یہ کیسا جھوٹ ہے جو خدا اور رسول دونوں پر باندھا ہے۔

’’اور صحابہ بھی خوب سمجھ کے آدمی تھے جو اس آیت کے سننے سے ساکت ہوگئے اور کسی نے ابوبکر کو جواب نہ دیا کہ حضرت آپ یہ کیسی آیت پڑھ رہے ہیں جو اور بھی ہمیں حسرت دلاتی ہے عیسیٰ تو آسمان پر زندہ اور پھر آنے والا اور ہمارا پیارا نبی ہمیشہ کیلئے ہم سے جدا۔ اگر عیسیٰ اِس قانون قدرت سے باہر اور ہزار ہا برس کی عمر پانے والا اور پھر آنے والا ہے تو ہمارے نبی کو یہ نعمت کیوں عطا نہ ہوئی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ نے جو اُس وقت تمام حاضر تھے اُن میں سے ایک بھی غائب نہ تھا اِس آیت کے یہی معنے سمجھے تھے کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی عیسائیوں کے اقوال سُن کر جوار دگر د رہتے تھے۔ پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے.......... لیکن جب حضرت ابوبکر نے جن کو خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا یہ آیت پڑھی تو سب صحابہ پر موت جمیع انبیاء ثابت ہوگئی اور وہ اِس آیت سے بہت خوش ہوئے اور اُن کا وہ صدمہ جو اُن کے پیارے نبیؐ کی موت کا اُن کے دِل پر تھا، جاتا رہا اور مدینہ کی گلیوں، کوچوں میں یہ آیت پڑھتے پھرے۔ اسی تقریب پر حسّان بن ثابت نے مرثیہ کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں یہ شعر بھی بنائے۔ شعر

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ فَعَمِیَ عَلَیْکَ النَّاظِرُ مَنْ شَاءَ بَعْدَکَ فَلْیَمُتْ فَعَلَیْکَ کُنْتُ اُحَاذِرُ

یعنی تُو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کی پُتلی تھا۔ مَیں تو تیری جُدائی سے اندھا ہوگیا۔ اب جو چاہے مرے، عیسیٰ ہو یا موسیٰ۔ مجھے تو تیری ہی موت کا دھڑ کا تھا۔ یعنی تیرے مرنے کے ساتھ ہم نے یقین کرلیا کہ دوسرے تمام نبی مر گئے ہمیں اُن کی کچھ پَروا نہیں۔ مصرعہ عجب تھا عشق اس دل میں محبت ہو تو ایسی ہو

پھر آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اِس طرح پر جھوٹا قرار دیتے ہیں کہ خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ اور اُس کی ماں کو ہم نے ایک ٹیلہ پر جگہ دی جس میں صاف پانی بہتا تھا یعنی چشمے جاری تھے بہت آرام کی جگہ تھی اور جنّت نظیر تھی۔ جیسا کہ فرماتا ہے وَاٰوَیْنٰهُمَآ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ (مومنون : 51) یعنی ہم نے واقعہ صلیب کے بعد جو ایک بڑی مصیبت تھی عیسیٰ اور اُس کی ماں کو ایک بڑے ٹیلہ پر جگہ دی جو بڑے آرام کی جگہ اور پانی خوشگوار تھا یعنی خطۂ کشمیر۔ اب اگر آپ لوگوں کو عربی سے کچھ بھی مسّ ہے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اوی کا لفظ اُسی موقعہ پر آتا ہے کہ جب کسی مصیبت پیش آمدہ سے بچا کر پناہ دی جاتی ہے۔ یہی محاورہ تمام قرآن شریف میں اور تمام اقوال عرب میں اور احادیث میں موجود ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے کلام سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی تمام عمر میں صرف صلیب کی ہی مصیبت پیش آئی تھی۔ اور حدیث سے ثابت ہے کہ مریم کو تمام عمر میں اسی واقعہ سے سخت غم پہنچا تھا۔ پس یہ آیت بلند آواز سے پکار رہی ہے کہ اس واقعہ صلیب کے بعد خدا تعالیٰ نے اس آفت سے حضرت عیسیٰ کو نجات دے کر اس موذی ملک سے کسی دوسرے ملک میں پہنچا دیا تھا جہاں پانی صاف کے چشمے بہتے تھے اور اونچا ٹیلہ تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا آسمان پر بھی کوئی چشمہ دار ٹیلہ ہے جس پر خدا تعالیٰ نے واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کو جا بٹھایا اور ماں کو بھی۔ اور حضرت مسیح کے سوانح میں غور کر کے کوئی نظیر تو پیش کرو کہ کسی مصیبت کے بعد اُنہیں ایسے ملک میں جگہ دی گئی ہو جو آرامگاہ اور جنّت نظیر ہو اور بڑا ٹیلہ ہو تمام دنیا سے بلند اور چشمے جاری ہوں۔ پس آپ کے خیال کے رُو سے خدا تعالیٰ نعوذ باللہ صریح جھوٹا ٹھیرتا ہے کہ وہ تو صلیب کے بعد ٹیلہ کا ذکر کرتا ہے جس میں عیسیٰ اور اُس کی ماں کو جگہ دی گئی اور آپ لوگ خواہ مخواہ اُس کو آسمان پر بٹھاتے ہیں اور محض بیکار۔ بھلا بتلاؤ تو سہی کہ نبی ہو کر اتنی مُدّت کیوں بیکار بیٹھ رہا ہے اور پھر آپ لوگ اور مولوی ثناء اللہ جو اِس آیت سے انکار کر کے دوسرے آسمان پر اُس کو پہنچاتے ہیں اِس بات کا کچھ جواب نہیں دے سکتے کہ زندہ مُردوں کی رُوحوں میں کیوں جا بیٹھا۔ وہ لوگ تو اِس دنیا سے باہر ہو گئے ہیں۔ اور دوسرے جہان میں پہنچ گئے۔ کیا وہ بھی دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہے۔

اور خدا پر یہ بھی جھوٹ ہے کہ گویا خدا نے یہودیوں کا مطلب نہیں سمجھا۔ اور سوال دیگر جواب دیگر مثل اپنے صادق کی۔ یہودی تو کہتے تھے کہ مسیح کی رُوح کا خدا کی طرف رفع نہیں ہوا۔ اور خدا ان کا یہ جواب دیتا ہے کہ مَیں نے اس کو زندہ مع جسم دوسرے آسمان پر اُٹھا لیا اور پھر کسی وقت ماروں گا۔ بھلا یہ کیا جواب ہوا۔ سوال تو یہ تھا کہ مَرنے کے بعد عیسیٰ کا رفع نہیں ہوا۔ اور نعوذ باللہ وہ ملعون ہے اِس سوال کا جواب تو یہ تھا کہ ابھی تو عیسیٰ نہیں مَرا۔ جب مرے گا تو مَیں اپنی طرف اُس کی رُوح اُٹھا لونگا۔ یہ اُلٹا جواب جو دیا گیا۔ یہ تو امر متنازعہ فیہ سے کچھ تعلّق نہیں رکھتا۔ اِسی طرح آنحضرت صلعم کی نسبت آپ لوگوں کا یہ گمان ہے کہ اُنہوں نے جھوٹ بولا کہ یہ کہا کہ مَیں عیسیٰ کو مُردوں کی رُوحوں میں دیکھ آیا ہوں جو اِس جہان سے باہر ہو گئے ہیں۔ ایک جسم دار شخص رُوحوں میں کیوں کر بیٹھ گیا اور بغیر قبض روح دوسرے جہان میں کیونکر پہنچ گیا۔ یہ عجیب ایمان ہے کہ خدا نے تو اپنے قول سے گواہی دی کہ عیسیٰ مر گیا وہ گواہی قبول نہیں کی۔ اور پھر رسولؐ نے اپنے فعل سے یعنی رؤیت سے گواہی دی کہ مَیں مُردہ رُوحوں میں اُس کو دیکھ آیا ہوں، وہ گواہی بھی ردّ کی جاتی ہے اور پھر اسلام کا دعویٰ اور اہل حدیث ہونے کی شیخی۔ عیسیٰ سے تو معراج کی رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں بھی نہ ہوئیں، موسیٰ سے باتیں ہوئی۔ اور قرآن شریف میں ہے کہ موسیٰ کی ملاقات میں شک نہ کر۔ پس یہ کیسا جھوٹ ہے جو خدا اور رسول دونوں پر باندھا ہے‘‘۔

(ضمیمہ کتاب نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 126 تا 128۔ مطبوعہ لندن)

دنیا کے مختلف ممالک میں صد سالہ یوم خلافت کی بابرکت تقریبات کا انعقاد

(مرسلہ: ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ دنیا بھر میں صد سالہ خلافت جوبلی کی مبارک تقریبات بڑے شایانِ شان طریق پر منائی جا رہی ہیں۔ ذیل میں موصولہ رپورٹس کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے دعا کی اس درخواست کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کی بارشیں اسی طرح جماعت پر برساتا رہے اور خلافت حقّہ کے زیر سایہ جماعت شاہراہ ترقی اسلام پر تیزی سے آگے بڑھتی رہے۔ (آمین)

سیرالیون(Sierra Leone):

سیرالیون میں خدا کے فضل سے ملک بھر کی جماعتوں میں یوم خلافت نہایت جوش وخروش سے منایا گیا۔ تین صوبائی ہیڈکوارٹرز اور دارالحکومت فری ٹاؤن میں اس سلسلہ میں بڑے پیمانے پر پروگرام منعقد ہوئے۔ فری ٹاؤن، Bo، کینما اور مکینی ٹاؤن میں ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت اور احمدیہ سکولوں کے طلباء نے مارچ پاسٹ اور اس کے بعد یوم خلافت کے جلسہ میں شرکت کی۔ ان علاقوں کے وزراء، میئرز، کونسلرز اور چیفس وغیرہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ صدر مملکت سیرالیون کی نمائندگی میں قائمقام صدر مملکت چیف سام سومانا نے بھی فری ٹاؤن کے جلسہ میں شرکت کی۔

27 مئی کی صبح فری ٹاؤن میں واقع نیشنل سٹیڈیم کے گیٹ پر احباب جماعت اور احمدیہ سکولز کے طلباء اکٹھا ہونا شروع ہوگئے۔ صبح نو بجے مارچ پاسٹ شروع ہوا جس میں ایک ہزار پانچ صد سے زائد افراد جماعت نے حصہ لیا۔ تمام لوگ فری ٹاؤن کے مشہور ہال Miatta Conference Hall کے باہر پہنچے۔ ہال کو خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا۔ دس بجے قائم مقام صدر مملکت ہال میں پہنچے تو سیکنڈری سکول کے طلباء نے خوش آمدید کہا۔ تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ منسٹر آف سٹیٹ نے وائس صدر مملکت اور وزراء مملکت اور حکومت کے اعلیٰ افسران کا تعارف کروایا۔ جس کے بعد نائب امیر صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا صد سالہ خلافت جوبلی کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔

ڈپٹی منسٹر انفارمیشن نے خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر مبارکباد کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے جماعت کی خدمات کا کھل کر اعتراف کیا اور کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ ان کی منسٹری کے محکمہ پوسٹ آفس نے اس جوبلی کے موقع پر یادگاری ٹکٹیں شائع کی ہیں۔ قائمقام صدر مملکت نے اپنے خطاب میں کہا کہ وہ جماعت کی بہت عزت اور احترام کرتے ہیں۔ وہ احمدیہ سکول فری ٹاؤن کے اولڈ سٹوڈنٹ بھی رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1937ء میں جب باقاعدہ جماعت اس ملک میں شروع ہوئی اس وقت سے لے کر آج تک جماعت احمدیہ نے ملک کی ترقی کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے 178 پرائمری سکولز اور 42 سیکنڈری سکولز قائم ہیں۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جوبلی پر مبارکباد دی اور اس تقریب کی تعریف کی۔

ان کے علاوہ فری ٹاؤن کی سنٹرل مسجد کے چیف امام، مسٹر کانجا سیسے سابق منسٹر، سیرالیون مسلم کانگرس کے سربراہ، کنگلے اسلامک مشن کے سربراہ اور کئی سابق وزراء نے مبارکباد کے پیغامات دئے۔

مندرجہ ذیل اہم شخصیات نے اس پروگرام میں شرکت کی:

(1) منسٹر آف سٹیٹ برائے وائس پریذیڈنٹ آفس (2) منسٹر آف سٹیٹ برائے پریذیڈنٹ آفس (3) منسٹر آف منرل ریسورسز (4) ڈپٹی منسٹر انفارمیشن (5) ڈپٹی منسٹر ایجوکیشن (6) نیشنل چیئرمین اپوزیشن پارٹی سیرالیون پیپلز پارٹی (7) چیئرمین سیرالیون پوسٹ آفس (8) ایمبیسڈر اسلامک ریپبلک آف ایران (9) قونصلیٹ اسلامک ریپبلک آف ایران (10) ہیڈ آف ویسٹ افریقن ایگزام کونسل (11) ڈائریکٹر و ڈپٹی ڈائریکٹر آف سیرالیون پوسٹ آفس (12) نیشنل صدر مسلم کانگرس (13) سیرالیون مسلم مشنریز یونین کا نمائندہ (14) چیف امام سنٹرل مسجد (15) جنرل سیکرٹری سیرالیون مسلم کانگرس (16) ڈائریکٹر اسلامک ڈیویلپمنٹ بینک (17) قونصلیٹ آف Greece (18) ڈپٹی ڈائریکٹر نیشنل فائر فورس (19) سابق صدر مملکت کے صاحبزادے اور سابق وزراء۔

مختلف میڈیا ہاؤسز کے 7 نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ ریڈیو اور ٹی وی پر اس پروگرام کو بار بار نشر کیا گیا۔ خدا کے فضل سے بہت اچھا پروگرام رہا۔

لائبیریا(Liberia):

جماعت احمدیہ لائبیریا کی صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں Po-river کے مقام پر 30 مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ Po-river برلب سڑک 12 ایکڑ جماعتی زمین ہے جس کا نام احمد آباد ہے۔ حال ہی میں اس جگہ جماعت نے صد سالہ خلافت جوبلی کی یادگار کے طور پر ایک خوبصورت مسجد بنائی ہے۔

29 مئی کو ملک کے مختلف حصوں سے وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا جن کے لئے باقاعدہ قیام وطعام کا مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ 29 مئی کو عشاء کی نماز کے بعد سوال وجواب کی ایک دلچسپ نشست ہوئی۔

30 مئی ساڑھے گیارہ بجے امیر صاحب لائبیریا نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ آنریبل جیمز مومونیئر کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی نے لائبیریا کا جھنڈا لہرایا اور اس کے بعد امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اسی روز مسجد کا افتتاح بھی عمل میں آیا اور اسی مسجد میں جلسہ کا بھی انتظام تھا جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ سورۃ النور کی آیت استخلاف کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد منظوم کلام پیش کیا گیا۔ شاہ تاج احمدیہ سکول کے پرنسپل صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز پیغام پڑھ کر سنایا جو اس مبارک موقع کی مناسبت سے دنیا بھر کے احمدیوں کے لئے حضور انور نے بھجوایا تھا۔

اس کے بعد مقام خلافت کے موضوع پر مقررین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ گھانین احمدی احباب کے ایک گروپ نے اپنے مخصوص انداز میں ترانے پڑھ کر حاضرین کے دلوں کو گرمایا۔ اس علاقہ کے گورنر اور دو سینیٹرز نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی پر مبارکباد دی۔ امیر صاحب لائبیریا نے اپنی علمی تقریر خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کے موضوع پر کی اور جماعت احمدیہ میں قائم ہونے والی خلافت کی برکات کا ذکر کیا۔ دعا کے بعد اس جلسہ کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ تمام شرکاء کے لئے کھانے کا بھی انتظام تھا۔

آئیوری کوسٹ(Ivory Coast):

خلافت جوبلی کے بابرکت دن 27 مئی 2008ء کا آغاز ملک بھر کی تمام احمدیہ مساجد میں باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ فجر کی نماز کے بعد مختلف جماعتی سینٹرز میں 45 بکروں کی قربانی کی گئی۔ 12 بجے تمام سینٹرز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Live خطاب MTA کے ذریعہ سنا گیا۔ 2 بجے دوپہر نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں جس کے بعد افراد جماعت میں کھانا تقسیم کیا گیا اور بچوں میں Sweets تقسیم کی گئیں۔

25 مئی کو دارالحکومت آبی جان میں خلافت جوبلی کے حوالہ سے ایک پُرامن مارچ کیا گیا جس کا آغاز دعا کے ساتھ ہوا۔ 14 کلومیٹر کی اس مارچ میں 18 جماعتوں سے 355 خدام نے حصہ لیا۔ تمام خدام نے ”صد سالہ خلافت جوبلی 1908ء - 2008ء“ کی تحریر پر مشتمل شرٹس پہنی ہوئی تھیں جو کہ ایک خوبصورت منظر پیش کر رہی تھیں۔ بڑے بڑے بینرز بھی خدام نے بلند کئے ہوئے تھے۔ اردو، عربی، فرانسیسی اور جولا زبانوں میں نظمیں الاپتے، نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے یہ واک مکمل ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ 25 مئی سے ہی تمام ریجنل سینٹرز اور تمام بڑی مساجد میں چراغاں بھی کیا گیا۔

کینیڈا (Canada):

صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں مورخہ 27 مئی کو ٹورانٹو اور اس کے گردونواح کے لئے مسجد بیت الاسلام میں ایک مرکزی پروگرام ترتیب دیا گیا۔ 27 مئی کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ سرد ہواؤں کے باوجود سات ہزار کے قریب مرد وزن اور بچے نماز تہجد کے لئے جمع تھے۔ نماز تہجد اور فجر کی نماز کے بعد خلافت جوبلی کے حوالہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد احباب کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ تمام حاضرین نے ایم ٹی اے کے ذریعہ لندن سے آنے والی نشریات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب سنا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے Live خطاب کے بعد مقامی طور پر پرچم کشائی ہوئی اور احباب جماعت میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس کے بعد ایم ٹی اے کینیڈا کی طرف سے ایک ڈاکومنٹری خلافت کے موضوع پر دکھائی گئی۔ ڈاکومنٹری کے بعد تلاوت قرآن کریم اور نظم پیش کی گئی اور پھر واقفین نو بچوں نے بہت خوبصورت انداز میں ترانہ پیش کیا۔ پھر مجلس خدام الاحمدیہ کی ٹیموں کے درمیان عام دینی معلومات کا فائنل راؤنڈ ہوا جس کے بعد پینل ڈسکشن کی شکل میں خلافت سے متعلق حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے گئے۔ اس پروگرام میں ٹورانٹو اور اس کے گردونواح کی جماعتوں سے آٹھ ہزار کے قریب احمدیوں نے شرکت کی۔ کینیڈا کے دو معروف ٹی وی چینلز اور اخبارات نے اس پروگرام کو کوریج دی۔ الحمد للہ

ہالینڈ(Holland):

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کو بھی 27 مئی کو مسجد بیت النور میں جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے ہوا۔ آغاز میں تمام مرد وزن میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور یہ سلسلہ دوپہر تک جاری رہا۔ ایم ٹی اے کی نشریات دیکھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب سب دوستوں نے نہایت توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا۔ خاص طور پر سب دوستوں نے کھڑے ہو کر خلیفۂ وقت کے ساتھ عہد دوہرایا۔ وہ لمحہ، وہ وقت ہمیشہ یاد رہے گا۔ بہت سوں نے روتے روتے اور ہچکیوں کے درمیان تجدید عہد خلافت کی جو بڑا ہی پُرکیف روحانی منظر تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد سب دوستوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ شام کے وقت مقامی طور پر ایک گھنٹہ کے لئے اجلاس ہوا جس میں خلافت کے حوالہ سے تقاریر ہوئیں اور صد سالہ خلافت جوبلی کی دعائیں دہرائی گئیں۔ اطفال نے بھی ایک پروگرام پیش کیا۔

31 مئی کو جماعت احمدیہ ہالینڈ نے مسجد بیت النور ن سپیٹ میں ڈچ لوگوں کے لئے ایک دعوت (Banquet) کا اہتمام کیا۔ پروگرام کے آغاز پر مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے Welcome ایڈریس پیش کیا اور خلافت احمدیہ کا تعارف پیش کیا جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس پروگرام میں مختلف تنظیموں کے 42 ڈچ مہمانوں نے شرکت کی اور جماعت کے بارہ میں تعارف حاصل کیا۔ اسی طرح کیم جون کو بھی ایک ایسے ہی پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔

7 جون کو ایمسٹرڈیم میں ایک Reception کا اہتمام کیا گیا جس میں مقامی لوگوں کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ خدا کے فضل سے یہ پروگرام بڑا کامیاب رہا۔ مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے خلافت کی برکات کے موضوع پر لیکچر دیا اور اس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ مقامی ڈچ مہمانوں نے خلافت کے بارہ میں مختلف سوالات کئے جن کے احسن پیرایہ میں جوابات دئے گئے۔ یہ سارا پروگرام ڈچ زبان میں ہوا۔

لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے شہر Harderwijj کی لائبریری میں قرآن کریم کی نمائش کا اہتمام کیا جس میں ایک لیکچر کا انتظام بھی کیا گیا اور حاضرین کو جماعت کا تعارف بھی کروایا گیا۔ یہ نمائش چار ہفتوں کے لئے لگائی گئی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

پُرکیف عالمِ تصوّر کا مشاعرۂ جشنِ خلافت

اور اصحابِ مسیح الزماں کے عاشقانہ اشعار

(دوست محمد شاهد مورّخ احمديت)

رحمۃٌ للعالمین ﷺ کے ربّ العالمین خدا کی ربوبیت بیشمار جہانوں پر محیط ہے جن میں عالمِ تخیّل و تصوّر بھی ہے جو حسب استعداد باطنی طور پر ہر دل اور دماغ کو عطا کیا جاتا ہے اور جس کا نادر اور یگانہ روزگار شاہکار حضرت سیّدنا محمود المصلح الموعودؓ کی پُر معارف تقاریر کا شُہرہ عالم مرقّع ’’سیر روحانی‘‘ ہے جو القائے خاص یا وحیِ خفی کی برکت سے آپ کی زبان مبارک پر جاری ہوا۔ایک اعتبار سے استعارہ، تشبیہ، کنایہ اور وارداتِ قلبی کو بھی عالم تخیّل کی شاخیں سمجھنا چاہیے جن کی اَن گنت مثالیں سلطان القلم مسیح موعود و مہدی مسعود کے پُر معارف کلامِ نظم ونثر میں موجود ہیں مثلاً ؎

اگر ہر بال ہو جائے سخن ور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر
دل میں مرے یہی ہے تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب شجر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

سو عرض ہے کہ مشاعرہ صد سالہ جشن خلافت کی تمثیلی روداد بھی طلسم خیال ہی کا کرشمہ ہے جس کی بزم آرائی میرے نیرنگ خیال نے کی ہے اور اس دربارِ ادب کو تصوّراتی طور پر سجایا ہے۔

مقام مشاعرہ۔’’قلعہ ٔ ہند‘‘

عالمِ تخیّل کا یہ مشاعرہ ’’قلعہ ٔ ہند‘‘ میں ہوا جہاں امام الزماں مہدیٔ دوراں کے الہام کے مطابق ’’رسول اللہ پناہ گزین ہوئے‘‘۔مشاعرہ اُس سدا بہار گلستان میں ہوا جو بے شمار پھلوں اور پھولوں سے لدا ہوا ہے اور دبستان محمدؐ سے موسوم ہے اور بادشاہ خلافت کی مقدّس راہگزر ہونے کے باعث ظاہری آنکھ سے کہکشاں دکھلائی دیتا ہے۔مشاعرہ میں تاجدارانِ سخن کا وہ مقدس گروہ شامل ہوا جو اصحابِ احمد تھے اور جن کو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔

1۔’’میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ....ایک ایک فرد ان میں بجائے ایک ایک نشان کے ہیں‘‘۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 238)

2۔ان کی نیکی اور صلاحیت میں ترقی بھی ’’ایک معجزہ ہے‘‘۔(الذکر الحکیم نمبر 1 صفحہ 16-17)

3۔ ’’وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں‘‘۔

(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 31)

4۔اُن کے دل صدق وعرفاں سے لبریز اور خدا کی رضاجوئی سے معمور ہیں۔

(ترجمہ از ’حمامۃ البشریٰ‘ طبع اوّل)

بھلا چودہویں صدی کے بعد آنے والے نبی کا مبارک چہرہ دیکھنے والے ان خوش نصیبوں سے بڑھ کر اور کون ہے جو افق احمدیت پر 27 مئی 1908ء سے جلوہ افروز خلافت کے چاند کی ضیاء پاشیوں کے انوار و برکات کا اندازہ کر سکے؟؟ بالخصوص اس لئے کہ وصالِ مسیح موعودؑ کا قیامت خیز منظر اور لاہور براندرتھ روڈ پر دشمنانِ احمدیت کا شورمحشر اور فرضی جنازہ اور ماتم انہوں نے بچشم خود مشاہدہ کیا اور پھر ’’قدرت ثانیہ‘‘ کے ذریعہ نازل ہونے والی بے شمار برکتوں کے چلتے پھرتے نشان بن گئے۔ وہی ہیں جنہوں نے نظام خلافت کی عظمت وبرکت کو بصیرت کی آنکھ سے دیکھا۔

مشاعرہ کی پانچ نشستوں کا احوال

اس تمثیلی مشاعرہ کی کل پانچ نشستیں ہوئیں۔ مشاعرہ کا پنڈال چونکہ انوارِ خلافت کے روحانی فانوسوں، قمقموں اور قندیلوں کی روشنی سے جگمگا رہا تھا اس لئے کسی موقع پر روایتی شمع سامنے رکھے جانے کی نوبت نہیں آئی اور نہ مشاعرہ اس شعر کا مصداق بن سکا۔ ؎

بشعر و سخن مجلس آراستند
نشستند و گفتند و برخاستند

اس کے برعکس مشاعرہ نے سامعین میں آفاقی نظامِ خلافت سے عقیدت میں بے پناہ اضافہ کیا۔سبھی اساتذہ فن نے روحانیت کا ایسا سماں باندھ دیا کہ زبانیں درود شریف سے معطّر ہوگئیں اور فلک شگاف نعروں نے ان کے دلوں میں اطاعتِ خلافت کے جذبہ سے موجزن دریا بہادئے۔

پہلی نشست

مشاعرہ کا آغاز سورۃِ النور کی آیت استخلاف کی تلاوت سے ہوا جس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک الفاظ میں اس کا یہ ترجمہ سنایا گیا:۔

’’خدا نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے یہ وعدہ کیا ہے کہ البتہ انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ کرے گا جیسا کہ ان لوگوں کو کیا جو ان سے پہلے گزر گئے اور ان کے دین کو جو ان کے لئے پسند کیا ہے ثابت کر دے گا اور ان کے لئے خوف کے بعد امن کو بدل دے گا۔میری عبادت کریں گے۔میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 324)

ازاں بعد خلفائے راشدین سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے قصیدۂ عربیہ کے چند اشعار اس درجہ خوش الحانی سے پڑھے گئے کہ ناظرین پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔ملخّص ان کا اُردو میں یہ تھا کہ خلفائے راشدین حزب اللہ اور دین کے محافظ تھے۔مَیں حضرت ابوبکر صدّیقؓ کو نصف النہار کے سورج کی طرح پاتا ہوں اور آپ مصطفیٰ ﷺ کے ظل تھے اور آپ کی عظیم خدمات چودہویں کے چاندوں کی طرح درخشاں ہیں۔اور حضرت عمر فاروقؓ ہر فضیلت میں آپ کے مشابہ تھے۔ آپ ہی کے عہد میں مصطفیٰ ﷺ کے شاہسواروں کے گھوڑوں نے عیسائی ممالک کی غبار اڑا دی اور لشکر دیں نے قیصر وکسریٰ کی شوکت کو پاش پاش کردیا۔ (سرّ الخلافه)

عربی قصیدہ نے فضا میں زبردست ارتعاش پیدا کردیا۔پورا ماحول خلفاء راشدین پر درود شریف سے معطّر ہوگیا اور پنڈال حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ شیر خدا زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ ایسا سماں پہلے چشم فلک نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔اسی مسحور کن فضا میں سٹیج سے میر مجلس کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ شعروسخن کی مبارک محفل کا آغاز ہوتا ہے ہر کلام معجز نظام کو نہایت ادب اور گوش دل سے سماعت فرمائیے۔ ؎

انتظامِ جماعت نَبَوی
نام اس کام کا خلافت ہے
جو جماعت کہ ہو فنا فی الشیخ
در حقیقت وہی جماعت ہے

(بخارِ دل)

حضرت سیّد میر ناصر نواب صاحب دہلوی

(نبیرہ حضرت خواجہ میر دردؒ۔موعود اقوامِ عالم مرسل ربّانی کے خسر اور حضرت سیّدہ نصرت جہاںؓ کے پاک باطن اور عالی پایہ والد معظّم، جنہیں 313 اصحاب میں شمولیت کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

(نمبر 25 ضميمہ انجام آتهم صفحہ 41)

وہ خلیفہ مجھ کو بخشا جس کی سیرت نیک ہے
جو اشاعت دین کی کرتا ہے ہم میں دائما
حامئ سنّت ہے جو اور حافظ قرآں ہے
حاجی حرمین ہے امّت کا جو ہے رہنما
عابد و زاہد ہے ہم میں ہے مگر ہم سا نہیں
ہم میں دنیا کی ملونی، اُس میں ہے نور و ضیا
ناصرِ بیکس کی ہے یارب یہی تجھ سے دُعا
آج کل بیمار ہے وہ اس کو دے جلدی شفا
رحم کرتا ہے وہ سب پر تو بھی اس پر رحم کر
وہ دوا کرتا ہے لوگوں کی تو کر اس کی دوا
وہ کرم کرتا ہے خلقت پر تو کر اس پر کرم
کیونکہ ہے تو سب سے بڑھ کر باحیا و باوفا
دشمنانِ دین کو ہم پر نہ کرنا خندہ زن
مستعد ہیں حملہ کرنے کے لئے جو بے حیا

(’’حیات ناصر‘‘ صفحہ 96 مرتّبہ حضرت شیخ يعقوب علی عرفانی اشاعت قاديان دسمبر 1927ء)

حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکملؔ صاحب گولیکی

(سال بیعت 1897ء۔معاون خصوصی اخبار ’’بدر‘‘ قادیان بزمانہ مسیح موعودؑ وخلافت اولیٰ۔آپ کا دیوان ’’نغمہ اکمل‘‘ کے نام سے شائع شدہ ہے۔پہلی فقہ احمدیہ بنام (سنّت احمدیہ) آپ ہی کے قلم سے نکلی جس پر حضرت خلیفہ اوّل نے یہ رائے تحریر فرمائی کہ ’’کتاب ہر ایک پہلو سے مجھے پسند ہے۔ جزی اللہ المصنّف آمین‘‘۔تاریخ اشاعت اپریل 1910ء)

بڑا قدیر ہے پَروردگارِ نور الدین
بنایا قبلۂ عالم دیارِ نور الدین
جو دیکھنا ہو کسی نے صحابہ کیسے تھے
وہ آکے دیکھ لے لیل ونہارِ نور الدین
یہ انقطاع وتبتّل پھر اس زمانہ میں
ہے خاص حصّہ باختیار نورالدین
ہر ایک کام میں سُنّت کا متّبع رہنا
یہی شعار یہی ہے دثارِ نورالدین
بوقتِ عصر جو مسجد میں درس ہوتا ہے
دکھائی دیتی ہے کیسی بہارِ نورالدین
سُپردِ اُمّتِ احمد کی دید بانی ہوئی
جنابِ حق میں ہی یہ اعتبارِ نور الدین
وہ صدق میں ہے ابوبکرؓ فرق میں ہے عمرؓ
دلائے یادِ علیؓ ذوالفقارِ نور الدین
جو توڑتی سرِ اعدا کو ہے دلائل سے
منا کے چھوڑتی ہے افتخارِ نورالدین
غنا میں جامع قرآن کی شان ہی پیدا
خدا کے آگے ہی صرف انکسارِ نور الدین
ہے چشمہ فیض کا جاری برحمتِ باری
بجھائے تشنگیاں آبشارِ نور الدین
مسیحِ وقت کی خدمت کا یہ نتیجہ ہے
کہ خاص وعام کا مرجع ہے دارِ نورالدین

(’’نغمۂ اکملؔ‘‘ صفحہ 79. ناشر مكتبہ يادگار اكمل ربوہ. 27ستمبر 1967ء)

حضرت ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہرؔ بی اے

(حضرت ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے شاگرد دنیا بھر میں موجود ہیں۔حضرت گوہرؔ آپ کے بھائی تھے جنہوں نے آپ کے ساتھ 1905ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔وصال مسیح موعودؑ کے وقت چنیوٹ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔’’تحفہ ہندو یورپ‘‘ آپ کی مشہور تالیف ہے۔یہ پہلی نظم ہے جو دربارِ خلافت ثانیہ کے حضور پڑھی گئی)

دعائیں سُن لیں ہماری خدائے قادر نے
یہ کیسا فضل کیا اک جری کو بھیج دیا
جو نور دیں ہوا اوجھل ہماری آنکھوں سے
تو اِک آن میں نورِ نبی کو بھیج دیا
بچا لیا ہمیں گرنے سے چاہِ ظلمت میں
کہ خودبخود ہی امام تقی کو بھیج دیا
سمجھ نہ سکتے تھے کیا ہوگیا ایسی حالت میں
خدا نے وقت پہ کیسے زکی کو بھیج دیا
بشیر ثانیؑ و محمود ہے وہ فضل عمر
وہ بہتریں تھا خدا نے اُسی کو بھیج دیا
رہی نہ باقی دلوں میں شکوک کی ظلمت
جب آسماں سے وحی خفی کو بھیج دیا
کوئی تو ہونا تھا آخر خلیفۂ ثانی
یہ اعتراض ہی کیا ہے؟ کسی کو بھیج دیا
فسردگی ہوئی کافور بیتِ احمد سے
جِلا کے شمع ہُدیٰ روشنی کو بھیج دیا
دعا کرتا ہے گوہرؔ تیرے لئے محمود
جہاں میں پُھولو پھلو ہووے عاقبت مسعود

(الفضل 18مارچ 1914ء صفحہ 3)

حضرت مولانا الحاج محمد دلپذیر صاحب بھیروی

(سالِ بیعت مئی 1908ء۔پنجابی میں برّصغیر کے بے مثال شاعر ومفسّر جن کی قادر الکلامی کا سکّہ چوٹی کے ادبی حلقوں پر آجتک جاری ہے)

دریغا نور از روئے زمیں رفت
جہاں تاریک شد چوں نور دیں رفت

سیہ شگوں شدہ تصویرِ عالم
چراغِ دینِ ختم المرسلین رفت
مکمّل نور بود از ہر کمالے
من الکملاءِ اکمل کاملیں رفت
حکیم و حاجی الحرمین و حافظ
بعشقِ پاک قرآنِ متیں رفت
چہار معمور بود از نورِ قرآں
بریں زاد و بریں بود و بریں رفت
پُر از انوارِ عرفانِ الٰہی
مجسّم نورِ شمس العارفیں رفت
خلیق و محسن و فیّاضِ عالم
بہر خوبی امام المسلمیں رفت
شفیقِ عاجزان و بیکساں را
انیس و ہم جلیس و ہم نشیں رفت
دلم مجروح از زخمِ فراقش
طبیبِ حاذقِ دنیا و دیں رفت
چہ گویم وصف آں مرحوم و مغفور
یکے مقبولِ ربّ العالمیں رفت
بصورت آدمی سیرت فرشتہ
چنین آمد بدنیا ہم چنیں رفت
بکارِ خویش منصور و مظفر
ازیں عالم بحال بہتریں رفت
نشانے از نشانات مسیحا
خلیفہ اوّل و ہم جانشیں رفت
خلافت یافتہ محمود و مسعود
بشیر آمد چو نورِ اوّلیں رفت
زفضلِ خویش حق ما را عمر داد
چوں صدّیق امیر المومنیں رفت
مُبارکباد ایں دورِ خلافت
کہ صیتِ شوکتش اندر زمیں رفت
فیوضِ مہدی از محمود یابیم
کہ آمیں بر لبِ روح الامیں رفت

(الفضل 29/اپریل 1914ء صفحہ20)

حضرت حافظ صوفی تصوّر حسین صاحب اویسؔ

(بریلوی مہاجر قادیاں۔ غضب کے پُرگو شاعر تھے آپ کی طویل نظموں پر بھی سلسلہ احمدیہ سے فدائیت کا رنگ غالب تھا اور مذہب کی گہری چھاپ تھی۔ وفات 12/اپریل 1927ء بعمر 70 سال)

حق ادھر ہے جس طرف یہ مہدیٔ معہود ہے
حق نے برکت ڈالی ہے اس کی زباں میں بیشتر
جانشیں اس کا جو ہے بیشک ہے راہ راست پر
متّبع اس کا ہے آفت سے اماں میں بیشتر
سایۂ رحمت اس پر خوش سپر محمود ہے
حامیِ دیں حق کے لُطفِ بیکراں میں بیشتر
ہے خدا اس کا معلّم وہ خدا کا دوست ہے
ہے نصیبہ اُس کا فیضِ آسماں میں بیشتر
اس کے دل میں تڑپ اسلام کی تائید کی
قربِ حق میں سب سے وہ ہمرہاں میں بیشتر
چاہیئے ہر مومن اس کے ہاتھ پر بیعت کرے
ورنہ ہو گا وہ گروہِ گمراہاں میں بیشتر
جو بُرا اُس کو کہے گا وہ بُرا ہو جائے گا
آگ لگ جائے گی اس کی بدزباں میں بیشتر
کیوں نہ ہم پیرو ہوں اُس کے جان اور دل سے اویسؔ
مرتبہ میں ہے جو سب سے اس زماں میں بیشتر

(الفضل 2 مئی 1914ء صفحہ 2)

حضرت منشی نعمت اللہ خاں صاحب انورؔ بدایونی

(مہاجر قادیان۔ آپ پہلے مضطرؔ تخلص رکھتے تھے۔ حضرت خلیفہ اوّل کے منشاء مبارک کے مطابق اسے ترک کر کے انورؔ کہلانے لگے۔ حضرت صوفی تصوّر حسین صاحب اور آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے مرکز احمدیت قادیان میں برپا ہونے والی اس پہلی بزم مشاعرہ میں اپنا کلام سنایا جس میں صدر حضرت امیر المومنین نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل تھے۔ یہ تاریخی مشاعرہ 23 نومبر 1911ء کی صبح کو مدرسہ تعلیم الاسلام کے صحن میں ہوا۔ حاضرین کئی سو تھے۔ مشاعرہ کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے تشریف لانے پر ہوا۔ حضرت امیر المومنین کے ارشاد پر اکبر شاہ خاں نجیب آبادی (مؤلّف ''تاریخ اسلام'' وفات مئی 1938ء) حسب پروگرام نام پکارتے تھے۔ 10 شعراء نے سامعین کو اپنے کلام سے محظوظ کیا۔ مشاعرہ کی دلچسپ اور مفصّل روداد اخبار ''بدر'' 7 دسمبر 1911ء صفحہ 3 تا 6 میں شائع شدہ ہے اور پڑھنے کے لائق ہے۔)

ہمارا پیشوا رہبر ہمارا
سراپا راستبازی کا نشاں ہے
امیرالمومنیں محمود احمد
اولو العزمی میں یکتائے زماں ہے
خدا رکھے اسے دائم سلامت
ہمارا پیر اب یہ نوجواں ہے
اسی کے سر پہ ہے تاجِ خلافت
اُسی کے ہاتھ ہم سب کی عناں ہے
یہی ہے راستبازوں کا شہنشاہ
جو دل پر مومنوں کے حکمراں ہے
یہی مخزن ہے علمِ معرفت کا
یہی کانِ حقیقت بے گماں ہے
لٹاتا ہے خزانہ معرفت کا
سخاوت اس کے چہرے سے عیاں ہے
اسے حق نے دیا جو علمِ قرآں
عیاں ہے وہ نہ محتاجِ بیاں ہے
ہمیں یہ کھول کر سمجھا رہا ہے
کہ اس میں سود ہے اس میں زیاں ہے
سنو اے دوستو اک بات میری
اگر پاسِ مسیحائے زماں ہے
کیا ہے دین کو تم نے مقدّم
تمہارے دوش پر بارِ گراں ہے
کہا ہے جو اُسے کر کے دکھاؤ
کہ قولِ صادقاں ہمراہ جاں ہے
کرو قربانیاں تم راہِ دیں میں
ترقی اب اسی میں ہم عناں ہے
اُٹھو اور اُٹھ کے دُنیا کو دکھادو
کہ خادم دین کا ہم سا کہاں ہے
کرو تم مال و زر سے اس کی امداد
تمہاری قوم زار و ناتواں ہے
خدا ہر گز نہیں محتاج لیکن
تمہارا امتحاں ہے امتحاں ہے
خدا کے فضل کے بن جاؤ وارث
اگر شوقِ حیاتِ جاوداں ہے
خدا کو اس طرح راضی کرو تم
فرشتے بھی پُکار اُٹھیں کہ ہاں ہے

(الفضل 31/ دسمبر 1914ء صفحہ 8)

حضرت محمد نواب خاں صاحب ثاقبؔ مالیر کوٹلوی میرزاخانی

(تحریک احمدیت کے نہایت باکمال سخنور اور صاحب طرز شاعر جن کا کلام الحکم، البدر اور بدر کی زینت ہے۔

حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی زیر قیادت سات مخلصین مالیر کوٹلہ کا ایک قدّوسی وفد 14 نومبر 1901ء کو زیارت مسیح موعودؑ کے لئے قادیان پہنچا (الحکم 17 نومبر 1901ء صفحہ 13) یہ وفد 4/ دسمبر 1901ء تک اپنے مقدّس امامِ ہمام کی بابرکت مجالس سے فیضیاب ہوتا رہا۔ اس وفد میں حضرتِ ثاقبؔ بھی تھے جیسا کہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب نے اپنی ڈائری میں بھی ریکارڈ کر دیا ہے۔ ''حضرت نواب محمد علی خاں'' صفحہ 900 طبع دوم۔ مطبوعہ 1999ء۔ ایک طویل مسدّس کے منتخب اشعار جو جلسہ سالانہ 1914ء میں آپ نے پڑھی)

اے مسیحا کے خلیفہ پیارے مرزا کے رشید
مہدیٔ صاحبقراں موعود عیسیٰ کے رشید
والا نشاں کے نام لیوا کے رشید
میرے آقا کے رشید میرے مولا کے رشید
رنگ سلطان القلم ہے آپ کی تحریر میں
ہے اک اعجازِ مسیحا آپ کی تقریر میں
آپ کے چہرہ سے ہے نجمِ سعادت آشکار
آپ کے رُوئے مبارک سے نجابت آشکار
خال و خط سے آپ کے نقشِ ولایت آشکار
تیوروں سے آپ کے نورِ نبوت آشکار
آپ کی آنکھوں کو حق بینی کا آئینہ کہیں
سینۂ صافی کو زیبا ہے کہ بے کینہ کہیں
موجزن ہے آپ کے سینہ میں دریائے علوم
آپ کے دل میں نہاں لوٗلوٗئے، لالائے علوم
آپ دارائے معانی اور دانائے علوم
آپ ہیں عرفانِ حق کے درس فرمائے علوم
آپ نے دیکھی ہیں آنکھیں پیارے نورالدین کی
پائی ہے تعلیم اُن سے دنیا کے آئین کی
مرنے والا جانتا تھا علمِ قرآں کے رموز
ان کو ازبر تھے کلامِ پاک سبحاں کے رموز
دل میں کرنے والے گھر وہ خطِ جاناں کے رموز
آہ وہ دیں کے اشارات اور ایماں کے رموز
اُن کی میراث آگئی ہے آپ کی تقسیم میں
یہ وہی گنجِ نہاں ہے آپ کی تعلیم میں
نورِ دیں بھی آپ ہیں نورِ نبی بھی آپ ہیں
ایسے نازک وقت میں مردِ جری بھی آپ ہیں
المعی و لوذعی و منتہی بھی آپ ہیں
آپ ہیں حق کے ولی مردِ سخی بھی آپ ہیں
آپ ہیں وہ جن کی آمد کی دُعا کرتے تھے ہم
بھیج دے ہاں بھیج دے کی التجا کرتے تھے ہم
آپ نے شیرازۂ وحدت میں باندھا قوم کو
کر دیا اپنی اخوّت میں اکٹھا قوم کو
آپ نے وحدت سکھائی اور ایکا قوم کو
پھر وہی لذّت ملی، تھا جسکا چسکا قوم کو
یہ ہے وہ نورِ خلافت تھا جو نورالدین میں
تھی یہی تمکین و شوکت مردِ با تمکین میں
اللہ اللہ اُس بڑھاپے میں وہ طاقت اور زور
لوحش اللہ ایسی پیروی میں وہ قوت اور زور
یہ توکل کی بات ہے وہ اس کی شوکت اور زور
ہم نے خود دیکھا ہے، تھی جو اس میں سطوت اور زور
کوئی اُٹھتا تو بٹھا دیتا اُسے تادیب سے
روٹھتا بھی تو منا لیتا تھا اک ترکیب سے
الغرض تھا ایک ہادی اور رہبر قوم کا
قافلہ سالار اک سالارِ لشکر قوم کا
ایک تھا سردارِ قوم اور ایک سرور قوم کا
ایک ہی تھا زینتِ محراب و منبر قوم کا
اُس کو کہتے تھے مسیحا کا خلیفہ ہے یہی
جانشینِ مہدی و موعود عیسیٰ ہے یہی
مدّتوں تک ہم رہے اس کی خلافت کے تلے
اس کی حکمت کے تلے اس کی حکومت کے تلے
اُس کی ہمت کے تلے اس کی حمایت کے تلے
چھ برس تک اس کے ظلِّ عدل و رأفت کے تلے
اس کے آگے کر دیا ہم نے سرِ تسلیم خم
ہے پتہ کی بات اس کے سامنے مارا نہ دم
تھا خدا کا ہاتھ ہی تھا جو ہمارے ہاتھ پر
عہد تھا جس نے لیا ہم سے خدا کی بات پر
اک حکومت تھی ہمارے طور پر عادات پر
جس کا قابو تھا ہمارے نفس کے جذبات پر
توڑ دی بیعت تو پھر بیعت کئے آخر بنی
تھی مصیبت جو ہماری جان اور دم پر بنی
مختصر یہ ہے کہ بیعت کر کے ہم زندہ ہوئے
جو پریشاں پھر رہے تھے آخرش یکجا ہوئے
رشتۂ وحدت میں آئے اور کیا سے کیا ہوئے
عیسیٰؑ احمد میں مِٹ مِٹ کر دمِ عیسیٰ ہوئے
زندہ کر لینا ہمیں مُردوں کا آساں ہو گیا
اکمہ و ابرص کے دُکھ کا ہم سے درماں ہو گیا
یہ جو کچھ حاصل ہوا وحدت کی برکت سے ہوا
نورِ دیں کے فیض سے اور اس کی صحبت سے ہوا
یہ جماعت سے ہوا اور احمدیت سے ہوا
کہہ بھی دو کیا دیر ہے سب کچھ یہ بیعت سے ہوا
الوصیت کا معمّہ نورِ دیں حل کر گئے
جو وصیت اپنے جیتے جی مکمل کر گئے

(الفضل 5/ جنوری 1915ء صفحہ 4)

(باقی آئندہ)

❀❀❀❀❀❀❀❀

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

خطبہ جمعہ

رزّاق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کی طرف توجہ دینا جہاں تمہارے روحانی رزق اور آخرت میں رزق میں اضافے کا باعث بنے گا وہاں تمہارے اس دنیا کے مادی رزق بھی اس سے مہیّا ہوں گے۔

دنیاوی ذریعوں کو اپنے رزق کا انحصار نہ سمجھو۔رزق دینا اور روکنا اللہ تعالیٰ پر منحصر ھے۔

آنحضرت ﷺ کا نور دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا ہے۔ پس اب دنیا میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لئے یہی رزق اتارا ہے جس سے روحانی اور مادی بھوک ختم ہوتی ہے یا ہوسکتی ہے اور ہونی ہے۔

روحانی رزق کا جو بہترین حصہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اُتارا ہے عبادت اور خاص طور پر نمازیں ہیں۔

خدا اور اس کے رسول کی حکومت قائم کرنے اور خلافت کے انعام سے فیضیاب ہونے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور پھر جو اللہ تعالیٰ نے نمازوں کے ساتھ رزق کا ذکر فرمایا ہے تو اس کی اہمیت بھی اس زمانے میں بہت زیادہ ہے۔

پس اپنے نیک انجام اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا وارث ہونے کے لئے قیامِ نماز کی ضرورت ہے اور رزق حلال کی ضرورت ہے۔

(لفظ رزّاق کے مختلف لغوی معانی کا بیان اور اللہ تعالیٰ کی صفت رزّاق کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 6/جون 2008ء بمطابق 6/احسان 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رزّاق ہے۔مختلف اہل لغت نے اس صفت کے جو معنی کئے ہیں، وہ مَیں بیان کرتا ہوں۔

علامہ جمال الدین محمد کی لغت لسان العرب ہے، وہ اَلرَّازِق وَالرَّزَّاق کے تحت لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کیونکہ وہی تمام مخلوق کو رزق دیتا ہے اور وہی ہے جو مخلوقات کو ظاہری اور باطنی رزق عطا کرتا ہے۔

اَقْرَبُ الْمَوَارِد ایک لغت کی کتاب ہے، اس میں بھی اَلرَّزَّاق کے تحت لکھا ہے کہ لفظ رَزَّاق صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے، غیر اللہ کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔

اسی طرح مفردات امام راغب میں یہ لکھا ہے کہ رزّاق صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی بولا جاتا ہے۔ امام راغب عموماً قرآنی آیات کی روشنی میں اپنی لغت کی بنیاد رکھتے ہیں، اسی بنیاد پر معنی بیان کرتے ہیں۔ بہرحال بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ رَزَّاق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟ مختلف اہل لغت نے کیا معنی کئے ہیں۔ عموماً ہم یہ لفظ استعمال کرتے ہیں، ہماری زبان میں استعمال ہوتا ہے، اُردو میں بھی، پنجابی میں بھی، لیکن بڑے محدود معنوں کے لحاظ سے جبکہ اس کے معنوں میں بڑی وسعت ہے۔

لفظ رزق کے تحت امام راغب نے اس کے تین معنی بیان کئے ہیں، ایک یہ کہ رزق مسلسل ملنے والی عطا کو کہتے ہیں خواہ وہ دنیا کی عطا ہو یا آخرت کی عطا ہو۔ دوسرے یہ کہ کبھی ''حصّہ'' کے لئے ''رزق'' استعمال ہوتا ہے۔ حصّہ میں اچھائی بھی ہوسکتی ہے اور برائی بھی ہوسکتی ہے۔ تیسرے یہ کہ کبھی خوراک کو بھی رزق کہتے ہیں جو پیٹ میں جاتی ہے اور غذا کا کام دیتی ہے۔

پھر لسان العرب کے مطابق ہر اس چیز کو رزق کہتے ہیں جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو۔ اس کا مطلب عطا کرنا بھی ہے۔ بارش کو بھی رزق کہتے ہیں۔

اَقْرَبُ الْمَوَارِد کے مطابق ہر وہ چیز جس سے فائدہ اٹھایا جائے وہ رزق ہے، تنخواہیں وغیرہ یہ سب رزق میں آتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی مختلف آیات میں رزق کا جو لفظ استعمال کیا ہے، وہ چند آیات پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورة ہود میں فرماتا ہے کہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا۔ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (سورة هود:7) کہ زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں مگر اس کا رزق اللہ پر ہے اور وہ اس کا عارضی ٹھکانہ بھی جانتا ہے اور مستقل ٹھہرنے کی جگہ بھی۔ ہر چیز ایک کھلی کھلی کتاب میں ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑے زوردار طریقہ سے یہ اعلان فرمایا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اس دنیا میں موجود ہر جاندار کو رزق مہیا کرتا ہے۔ ہر چرند پرند بلکہ کیڑے مکوڑے اور ایسے چھوٹے چھوٹے کیڑے بھی جنہیں کھانے کی حاجت ہے اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انہیں خوراک مہیا کرتا ہے۔ زمین میں ہزاروں لاکھوں قسم کے کیڑے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے اس زمین کے اندر سے خوراک مہیا کردی ہے۔ پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت، اس کا رزق مہیا کرنا کہ ایسے بھی کیڑے ہیں جن کا گو کہ تحقیق سے پتہ چل گیا ہے، اللہ تعالیٰ جنہیں رزق مہیا کرتا ہے، خوراک مہیا کرتا ہے اور کئی ایسے ہیں جن کے بارہ میں ابھی انسان اندھیرے میں ہے کہ کس طرح انہیں خدا تعالیٰ رزق مہیا کرتا ہے۔

پھر انسان فصلیں اگاتا ہے۔مختلف قسم کی فصلیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ان کا اگر ایک حصہ انسان اپنی خوراک کے لئے استعمال کرتا ہے تو دوسرا حصہ دوسرے جانوروں کے کام آجاتا ہے۔غرض کہ ہر ایک کو رزق مہیا کرنے والا خدا ہے۔اور صرف مادی رزق نہیں جو اس مادی زندگی کے لئے ضروری ہے بلکہ جیسا کہ لغت میں ہم نے دیکھا ہر قسم کی عطا چاہے وہ دنیا کی ہو یا آخرت کی، رزق کہلاتا ہے اور آخرت کا رزق صرف انسان کے لئے ہے جو اشرف المخلوقات ہے۔اور آخرت کے رزق کی بنیاد روحانیت ہے اور نیک اعمال کرنا اور نیک اعمال کی وجہ سے نیک جزا اس دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی اس کو ملتی ہے، جس کی انتہا آخرت میں جاکر ہوتی ہے۔اور اس کے لئے، اس آخرت کے رزق کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں سامان بہم پہنچائے ہیں۔وہ رزق بھی اللہ تعالیٰ یہاں مہیا فرماتا ہے جو روحانی نشوونما کا باعث بنے۔اس کے لئے انبیاء آتے ہیں، آتے رہے تا کہ وہ روحانی رزق بھی مخلوق کو دیتے رہیں اور آخر میں آنحضرت ﷺ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ایسا بہتر روحانی رزق ہمیں عطا فرمایا جو ہمیشہ کے لئے ہے۔نہ اس کے باسی ہونے کا خطرہ ہے اور نہ ختم ہونے کا خطرہ ہے۔

اس آیت میں رزق کے بارے میں بیان کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ عبادت اور نیک اعمال کی طرف توجہ دلا رہا ہے اور واضح کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف ہی تمہارا لوٹنا ہے۔جہاں اس دنیا میں جو بہترین روحانی رزق حاصل کرنے والے تھے، وہ لوگ اس کے اَور بھی اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں گے جنہوں نے نیک اعمال بجالائے ہوں گے۔مادی رزق اور تمام جانداروں کی مثال دینے کا مطلب یہ ہے کہ مادی رزق پر غور کرنے والا جب اس بات کے ماننے پر مجبور ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اصل رازق ہے۔اور اس عارضی زندگی کے لئے جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر اس قدر مہربان ہے تو جو ہمیشہ کی زندگی ہے اس کے لئے رزق کیوں مہیا نہیں کرے گا۔

پس اللہ کی عبادت اور نیک اعمال بھی ایسا ہی رزق ہیں جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے ضروری ہیں اور انسان کو جو اشرف المخلوقات ہے اور مخلوق میں صرف اسی کے ساتھ دائمی اور آخری زندگی کا وعدہ ہے تو اسے اپنی روحانیت کی طرف اس وجہ سے توجہ دینی چاہئے۔

ایک مومن کے لئے قرآن کریم نے کھول کر رزق کے حصول کے ذریعے بتائے ہیں۔جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ رزق معیار کے لحاظ سے بھی اور مقدار کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہمیں بھیجا ہے اور انسانوں کو قرآن کریم نے مختلف جگہوں پر اس طرف توجہ دلائی کہ تمہارے لئے روحانی رزق اُتارا گیا ہے اس کی قدر کرو کیونکہ یہ ناقدری جب حد سے بڑھتی ہے تو پھر بعض دفعہ اس دنیا میں ہی انسان مادی رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتا ہے کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ (النحل:113) اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو بڑی پُرامن اور مطمئن تھی۔اس کے پاس ہر طرف سے اس کا رزق بافراغت آتا تھا۔پھر اس کے مکینوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا اُن کاموں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

اب یہ جو مثال جو دی گئی ہے، یہ مکّہ کی مثال ہے۔باوجود اس کے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام کی دعائیں ہی رزق مہیا کرنے والی تھیں۔اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے باوجود جو اللہ تعالیٰ نے کئے تھے آنحضرت ﷺ کے انکار کی وجہ سے ان پر بھوک اور سختی کے دن آئے۔ایک وقت ایسا آیا کہ بھوک سے بے چین ہو گئے۔جب تک آنحضرت ﷺ ان میں رہے اُن کی یہ حالت نہ ہوئی۔ہر طرف سے رزق مکّہ میں آتا تھا۔لیکن آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد ایک دفعہ مکّہ میں ایسا قحط پڑا کہ سب کو زندگی کے لالے پڑ گئے اور ابوسفیان جو اسلام اور آنحضرت ﷺ کا جانی دشمن تھا آنحضرت ﷺ کے پاس مدینہ میں آیا اور بڑی لجاجت سے درخواست کی کہ خدا کے حضور دعا کریں کہ ہماری بھوک اور افلاس اور خوف اور قحط کی حالت کو اللہ تعالیٰ ختم کر دے۔کہنے لگا کہ کیا آپ اپنے بھائیوں کی دل میں ہمدردی نہیں رکھتے کہ انہیں اس طرح خوف اور بھوک کی حالت میں مرجانے دیں گے! آنحضرت ﷺ تو محسن انسانیت تھے۔آپ تو محبت اور ہمدردی کے پیکر تھے۔آپ نے یہ نہیں کہا کہ تم ہمارے دشمن ہو، تم نے مسلمانوں کو جس بے دردی سے ظلم کا نشانہ بنایا ہے تم اس بات کے سزاوار ہو کہ تمہارے سے یہ سلوک کیا جائے بلکہ آپؐ کا نرم دل فوراً اہل مکّہ کے لئے ہمدردی کے جذبات سے مغلوب ہو گیا اور آپؐ نے ان کے قحط کے حالات ختم ہونے کے لئے دعا کی۔اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور وہ حالات ختم ہوئے۔تو دشمن یہ جانتا تھا کہ آپؐ سچے ہیں۔اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے پاس آنا اور دعا کی درخواست کرنا۔اور یہ بھی جانتا تھا کہ جس روحانی رزق کو مہیا کرنے کے آپ دعویدار ہیں مادی رزق بھی اُسی خدا سے وابستہ ہے جس نے آپ کو بھیجا ہے۔لیکن پھر بھی مخالفت سے باز نہیں آئے اور بعد میں اپنی مخالفت میں بڑھتے چلے گئے۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح مکّہ کے سامان پیدا فرمائے اور سب زیرنگیں ہو گئے۔

اس زمانے میں بھی رزق کی کمی تھی۔آج بھی یہ دنیا کو سوچنا چاہئے کہ آج کل بھی خوراک کی کمی اور مہنگائی کا شور ہے۔غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر یہ حالات پرانے زمانے میں ہو سکتے تھے تو اب نہیں ہو سکتے؟ کیا یہ روحانی رزق کی طرف تو عدم توجہ نہیں؟ جس کی وجہ سے یہ حالات ہیں۔امریکہ میں بھی جو اس وقت دنیا کی سب سے بڑی طاقت سمجھا جاتا ہے، معاشی لحاظ سے مضبوط سمجھا جاتا ہے اپنی خوراک کی کمی اور معاشی گراوٹ کا شور پڑ گیا ہے۔وہ ان حالات میں اس کو بہتر نہیں کر سکا۔وہاں بھی مہنگائی کا شور مچا ہوا ہے۔باوجود اس کے کہ ایسی مختلف قسم کی نئی نئی فصلیں آگئی ہیں جو کھانے والی خوراک کی فصلیں ہیں جو آج سے پچاس سال پہلے کی نسبت دس سے بیس گنا زیادہ پیداوار دیتی ہیں۔پھر بھی امریکہ سمیت آج کل دنیا میں ہر طرف اس کی کمی کا شور ہے۔چاول کی کمی کا رونا رویا جا رہا ہے۔دوسری چیزوں کی مہنگائی کا رونا رویا جا رہا ہے۔یہ سب اس لئے ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے پانی نہ برسے تو فصلیں بھی نہیں ہو سکتیں اور جب دنیا اللہ تعالیٰ سے دور ہٹ جائے بلکہ بغاوت پر آمادہ ہو جائے تو یہ جھٹکے لگتے ہیں۔

ایک مسلمان کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کھول کر بیان کر دیا ہے کہ رزّاق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کی طرف توجہ دینا جہاں تمہارے روحانی رزق اور آخرت کے رزق میں اضافے کا باعث بنے گا، وہاں تمہارے اس دنیا کے مادی رزق بھی اس سے مہیا ہوں گے۔پس مسلمانوں کو تو دوسروں سے بڑھ کر اپنی حالتوں کے جائزے لینے چاہئیں اور غور کرنا چاہئے۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ اپنے رزاق ہونے کا ذکر کرتے ہوئے یوں فرماتا ہے کہ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا۔اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ۔وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (العنکبوت:61) اور کتنے زمین پر چلنے والے جاندار ہیں جو اپنا رزق نہیں اٹھاتے پھرتے۔اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انہیں رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی۔اور وہ خوب سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

یہاں پھر اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ نیک اعمال کرنے والوں اور دین پر قائم رہنے والوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو بھی حالات ہو جائیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہتے ہوئے اُن احکامات پر عمل کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔یہ خوف نہ رکھو کہ اگر ہم نے دنیاداروں کی بات نہ مانی، اگر بڑے لوگوں یا بڑی حکومتوں کی پیروی نہ کی تو ہمارے رزق کے دروازے بند ہو جائیں گے۔اس لئے مومن کا کام یہ ہے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کو یاد رکھے۔مومن کا کام یہ نہیں کہ کسی بھی موقع پر کمزوری دکھائے۔اس خوف میں رہے کہ ان لوگوں کی جن سے میرا رزق وابستہ ہے اگر ہاں میں ہاں نہیں ملاؤں گا تو اپنی نوکری سے، اپنے رزق سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا۔یا قومی سطح پر اگر لیں تو یہ خوف کسی مسلمان حکومت کو دامنگیر نہ ہو کہ ہماری تجارتیں کیونکہ اب فلاں ملک سے وابستہ ہیں یا ہمارے مختلف مفادات فلاں ملک سے وابستہ ہیں، اس لئے مسلمان، مسلمان حکومتوں کو دوسروں کی خاطر دھوکہ دیں جو آج کل ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ بڑا واضح فرماتا ہے کہ دین کی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ تو انفرادی طور پر اور نہ ہی ملکی سطح پر، مومنین کو کسی دوسرے کے زیر اثر نہیں آنا چاہئے۔یہ خوف نہیں رکھنا کہ ہمارا رزق اُس جگہ سے یا اُس ملک سے وابستہ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو، ایمان والوں کو، مومنین کو، غیرت رکھنے والوں کو رزق مہیا کرتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ اپنی دوسری مخلوق کے لئے رزق مہیا کر سکتا ہے تو مومنوں کے لئے کیوں نہیں کر سکتا۔پس اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان کا مالک ہے، جس نے سورج اور چاند کو اپنی مخلوق کی خدمت پر لگایا ہوا ہے، کیا اس میں اتنی طاقت نہیں کہ اپنے خالص بندوں کے لئے رزق کے سامان مہیا فرما سکے۔پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھو کہ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ (الزمر:63) یعنی کہ اللہ ہی ہے جو

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ پس دنیاوی ذریعوں پر اپنے رزق کا انحصار نہ سمجھو۔ رزق دینا اور روکنا اللہ تعالیٰ پر منحصر ہے۔ جو انسان دنیاوی ذریعوں پر انحصار کرتا ہے اس کا حال تو آج کی دنیا دیکھ رہی ہے۔ ان امیر ملکوں میں رہنے والوں میں بھی رزق کی تنگی کا شور مچنا شروع ہو گیا ہے۔ اگر کوئی بھی بڑے سے بڑا اور امیر ملک ہی رزّاق ہوتو پھر آج ان ملکوں میں رزق کی تنگی کی چیخ وپکار کیوں ہوگی۔ پس ایک مومن کو چاہئے کہ ہمیشہ اس طرف نظر رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کیا ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف خالص ہو کر توجہ دیتا رہے، اس کی عبادت کرتا رہے اور اس کے روحانی رزق سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرتا رہے تو پھر اسے کوئی فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی دنیاوی ضرورتیں بھی پوری کرتا رہتا ہے اور قناعت بھی پیدا کرتا ہے۔ پس جو حقیقی رازق ہے اس کی طرف ہمیشہ ایک مومن بندے کی نظر رہنی چاہئے نہ کہ انسانوں کی طرف۔

اس زمانے میں تو خاص طور پر خدا تعالیٰ کی صفات کا ادراک بندوں کو ہونا چاہئے کیونکہ یہ زمانہ جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اس میں ہی حقیقی ربّ کی پناہ میں آنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ حقیقی مالک کی پناہ میں آنے کی دعا سکھائی گئی ہے اور حقیقی معبود کی پناہ میں آنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ کیونکہ وسیع رابطوں اور ایک دوسرے پر انحصار اور کم سے کم وقت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جانے اور اپنے تمام تر ساز وسامان اور طاقتوں کے اظہار کے ساتھ پہنچنے کی وجہ سے غریب قوموں اور غریب لوگ امیر قوموں اور امیر لوگوں کو ہی اپنا سب کچھ سمجھتے ہیں۔ یا سمجھنے کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے اور مومن بھی اس کی لپیٹ میں آ سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں ربّ ہوں۔ کوئی دنیا کا انسان یا ملک تمہارا ربّ نہیں۔ مَیں ہی تمہاری پرورش کرتا ہوں اور مَیں ہی تمہیں یہ مادی رزق بھی مہیا کرتا ہوں۔ پس اس کے حاصل کرنے کے لئے مَیں جو معبودِ حقیقی ہوں میری پناہ میں آ ؤ اور اس کے صحیح فہم وادراک کے لئے میرے بھیجے ہوئے روحانی پانی سے فیض پانے والے روحانی رزق کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس کو حاصل کرنے والے بنو۔ یہی چیز تمہیں دنیا اور آخرت کی نعماء کا حقدار بنائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر بھروسہ کرے اور سارا دارو مدار اسباب پر ہی جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں سبب نہ ہوتا تو مَیں بھوکا مرجاتا۔ یا اگر یہ جائیداد یا فلاں کام نہ ہوتا تو میرا برا حال ہو جاتا۔ فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی۔ یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ جائیداد یا اَور اسباب واحباب پر اس قدر بھروسہ کیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے بکلّی دور جا پڑے۔ یہ خطرناک شرک ہے جو قرآن شریف کی تعلیم کے صریح خلاف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ (الذّٰریٰت:23) اور فرمایا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق:4) اور فرمایا مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق:3-4) اور فرمایا وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ (الاعراف:197)“۔

آپؑ فرماتے ہیں: ”قرآن شریف اس قسم کی آیتوں سے بھرا پڑا ہے کہ وہ متقیوں کا متولّی اور متکفّل ہوتا ہے۔ تو پھر جب انسان اسباب پر تکیہ اور توکّل کرتا ہے تو گویا خدا تعالیٰ کی ان صفات کا انکار کرتا ہے اور ان اسباب کو ان صفات سے حصہ دیتا ہے اور ایک اَور خدا اپنے لئے ان اسباب کا تجویز کرتا ہے۔ چونکہ وہ ایک پہلو کی طرف جھکتا ہے۔ اس سے شرک کی طرف گویا قدم اٹھاتا ہے۔ جو لوگ حکّام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور ان سے انعام یا خطاب پاتے ہیں اُن کے دل میں اُن کی عظمت خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے۔ وہ ان کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے اور انسان کو اس کے اصل مرکز سے ہٹا کر دُور پھینک دیتا ہے۔ پس انبیاء عَلَیْھِمُ السَّلام یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اسباب اور توحید میں تناقض نہ ہونے پاوے بلکہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہے اور مآل کار توحید پر جا ٹھہرے۔ وہ انسان کو یہ سکھانا چاہتے ہیں کہ ساری عزتیں، سارے آرام اور حاجات براری کا متکفّل خدا ہی ہے۔ پس اگر اس کے مقابل میں کسی اور کو بھی قائم کیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ دو ضدّوں کے تقابل سے ایک ہلاک ہو جاتی ہے۔ اس لئے مقدم ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید ہو۔ رعایت اسباب کی جاوے۔ اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے۔ اسی توحید سے ایک محبت خدا تعالیٰ سے پیدا ہوتی ہے جبکہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ نفع ونقصان اسی کے ہاتھ میں ہے“۔ یعنی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ”محسنِ حقیقی وہی ہے۔ ذرّہ ذرّہ اسی سے ہے۔ کوئی دوسرا درمیان نہیں آتا۔ جب انسان اس پاک حالت کو حاصل کرلے تو وہ مُوحّد کہلاتا ہے۔ غرض ایک حالت توحید کی یہ ہے کہ انسان پتھروں یا انسانوں یا اور کسی چیز کو خدا نہ بنائے بلکہ ان کو خدا بنانے سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرے اور دوسری حالت یہ ہے کہ رعایت اسباب سے نہ گزرے“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 57-58 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

یعنی ظاہری اسباب بھی ہوں لیکن توکل اللہ تعالیٰ پہ ہو۔ رزّاق اللہ تعالیٰ کی ذات کو سمجھا جائے۔ یہ بنیادی چیز ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (الجاثیہ:6) اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں اور اس بات میں کہ اللہ آسمان سے رزق اتارتا ہے۔ پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور ہواؤں کے رخ پلٹ پلٹ کر چلانے میں عقل کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشانات ہیں۔

اس آیت میں مسلمانوں کے لئے خصوصاً یہ پیغام ہے کیونکہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ قرآن کریم پر ایمان لائے ہیں کہ جس طرح ہم روز رات اور دن کے آنے کو دیکھتے ہیں۔ جو کام اور ترقی ہم دیکھتے ہیں دن کی روشنی میں ہوتی ہے وہ رات میں نہیں ہوتی اور اسی طرح روحانی دنیا میں بھی رات اور دن کا دَور آتا رہتا ہے۔ آنحضرت ﷺ سے پہلے ایک ظلمات کا دور تھا، اندھیرے کا دور تھا جس کو آپؐ نے آ کر روشن کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے آخری شریعت پا کر یہ اعلان فرمایا کہ اب یہ روشن کتاب اور کامل شریعت تا قیامت دلوں کی روشنی کا باعث بنے گی۔ لیکن ساتھ ہی آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بھی الٰہی تقدیر ہے کہ میرے بعد ایک دَور ظلمت کا آئے گا لیکن اس ظلمت اور اندھیروں کے دَور میں بھی اس کامل شریعت کی روشنی مختلف جگہوں پر لیمپ اور دیوں کی صورت میں جلتی رہے گی۔ ایسے لوگ ہوں گے جو روشنی بکھیرتے رہیں گے۔ اور پھر اس ظلمت کے دَور سے آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق مسیح محمدی کے آنے سے پھر تمام دنیا کا روشن ہونا تھا۔ اس کے بعد پھر وہ رزق اترنا تھا جس نے مُردہ زمین کو دوبارہ زندہ کرنا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے پھر وہ پانی آیا جس نے مُردہ زمین کو زندہ کیا اور آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آپؑ وہ نور لائے جس سے دن دوبارہ روشن ہوا، تاریکیاں دور ہوئیں۔ ایک شعر میں اس کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں۔ کہ ؎

مَیں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

پس اب یہ نور اور یہ پانی آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے۔ اس سے فیض پانا جہاں ہر مسلمان کا فرض ہے، اس پر عمل کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اور اتنا ہی فرض ہے جتنا آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا کیونکہ آپ نے اس آنے والے مہدی ومسیح کو اپنا سلام پہنچانے کا حکم فرمایا تھا۔

یہاں ایک بات اور بھی جیسا کہ ہم نے پہلے دیکھا ہے کہ اہل لغت نے بارش کو بھی رزق کہا ہے اور اس کی تائید میں یہی سورۃ جاثیہ کی جو آیت مَیں نے پڑھی ہے وہ پیش کرتے ہیں تو بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں یہ پانی اتارا ہے جس کے بعد لمبی زندگی اور روشنی ہے۔ رزق کے ذرائع ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا نور دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو مبعوث فرمایا ہے۔ پس اب دنیا میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لئے یہی رزق اتارا ہے جس سے روحانی اور مادی بھوک ختم ہوتی ہے یا ہوسکتی ہے اور ہونی ہے۔ اس کے لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ دنیا تک پھیلائیں اور پہنچائیں۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رِزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا۔ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ (سورۃ ق:12) کہ بندوں کے لئے رزق کے طور پر اور ہم نے اس یعنی بارش کے ذریعہ ایک مردہ علاقے کو زندہ کر دیا اسی طرح خروج ہوگا۔

یہاں بارش کی مثال دی گئی ہے کہ جس طرح بارش کے آنے سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے۔ ہر طرف سبزہ نظر آنے لگتا ہے بلکہ بعض دفعہ بظاہر ریگستان نظر آنے والے علاقے اس طرح سرسبز ہو جاتے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہیں کہ لگتا ہی نہیں کہ یہ وہی بنجر علاقے ہیں۔ پاکستان میں بھی سندھ میں تھر کا علاقہ ہے۔ وہاں خشک موسم میں ریت اڑتی ہے اور اگر بارشیں ہو جائیں تو وہی ریت کے ٹیلے سرسبز پہاڑ نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ اچانک ایسی تبدیل ہوتی ہے، حیرت ہوتی ہے انہیں دیکھ کے کہ یہ سرسبزی اس زمین سے کس طرح پیدا ہو سکتی تھی۔ وہی علاقے جہاں لوگوں کی فاقوں تک نوبت پہنچی ہوتی ہے بارش ہوتے ہی ان کی فصلیں لہلہا رہی ہوتی ہیں اور ان کے رزق کی فراخی ہو جاتی ہے۔ اب ہر عقل والا انسان جب سوچتا ہے، چاہے وہ کسی مذہب کا ہو تو اس کے منہ سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی تعریف ہی نکلتی ہے، سبحان اللہ نکلتا ہے۔ گو ان الفاظ میں نہ سہی۔ اس کے رزّاق ہونے کی صفت پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے۔ اگر مومن ہے تو اور بھی زیادہ اس کا ادراک پیدا ہوتا ہے تو کیا یہ زمین جو باوجود خشکی کے ان جڑی بوٹیوں کے بیجوں کو اپنے اندر سمیٹ کے رکھتی ہے اور وقت آنے پر وہ بوٹیاں باہر نکلتی ہیں، یہ کسی بڑے آدمی یا حکومت نے محفوظ رکھا ہوتا ہے؟ کیا بارش برسانا کسی بھی بڑی حکومت کا کام ہے؟ پس یہ تمام چیزیں ایک مومن کے لئے غور کرنے والی ہیں کہ یہ تمام رزق خدا ہی مہیا فرماتا ہے۔ وقتی طور پر ہر ایک اور ہر مذہب والا یہی کہتا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خدا نے رزق مہیا فرمایا ہے لیکن بعد میں بھول جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندوں کو یاد کروا رہا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ مردہ زمین سے زندگی نکالتا ہے اسی طرح انسان کے اس دنیا سے جانے کے بعد پھر اسے زندہ کرے گا۔ آخرت کی طرف توجہ بھی رکھنا جہاں حساب کتاب بھی ہوگا، حد سے بڑھی ہوئی حرکتوں اور نبیوں کے انکار اور ان کی جماعت پر ظلموں کی وجہ سے باز پرس بھی ہوگی۔ پس اگر آخرت میں اچھے رزق کی خواہش رکھتے ہو، مسلمان کہلاتے ہوئے یہ خواہش رکھتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں، ہمیں اچھا رزق ملے، بعد میں ہمارے ساتھ نرم سلوک ہو تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر اس دنیا میں بھی نیک اعمال کرو۔ کیونکہ یہی اعمال، یہی نیکیاں اور یہی کمایا ہوا رزق آخرت میں کام آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹتے ہوئے ہمیشہ ان راہوں پر چلنے کی توفیق دے جو اس کی رضا کی راہیں ہیں اور ان لوگوں کو بھی عقل اور سمجھ دے جو حق کو نہیں پہچانتے اور اللہ تعالیٰ کے اشاروں کو نہیں سمجھتے۔ دنیا میں مختلف جگہوں پر احمدیوں پر ظلم پر کمربستہ ہیں۔

اپنی رضا کی راہوں اور نیک اعمال کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا۔ لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا۔ نَحْنُ نَرْزُقُکَ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی (سورۃ طٰہٰ :133) اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے۔ ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں اور نیک انجام تقویٰ ہی کا ہوتا ہے۔

پس اس روحانی رزق کا جو بہترین حصہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اتارا ہے عبادت اور خاص طور پر نمازیں ہیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائی ہے۔ ہمارا کام ہے کہ اپنے گھروں میں بھی اس بارہ میں اب خاص اہتمام کریں۔ خدا اور اس کے رسولؐ کی حکومت قائم کرنے اور خلافت کے انعام سے فیضیاب ہونے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور پھر جو اللہ تعالیٰ نے نمازوں کے ساتھ رزق کا ذکر فرمایا ہے تو اس کی اہمیت بھی اس زمانے میں بہت زیادہ ہے۔ یہی زمانہ ہے جس میں رزق کے لئے ایسے ایسے طریقے نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے جو بعض دفعہ حلال اور جائز نہیں ہوتے۔ ایسے کام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے خلاف ہیں۔ پس اپنے نیک انجام اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا وارث ہونے کے لئے قیام نماز کی ضرورت ہے اور رزق حلال کی ضرورت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ بلکہ نماز پر قائم رہنے والوں یعنی خالص ہو کر عبادت کرنے والوں کو رزق حلال کی طرف متوجہ رہنے کی بھی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ہم تم سے رزق طلب نہیں کرتے۔ اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال اٹھایا کہ ایک طرف تو چندہ کے لئے اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ مالی قربانیوں کے لئے کہا جاتا ہے اور یہاں اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ تم سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے تو اس کا کیا جواب ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ چندہ جو لیا ہے وہ بھی اس نیکی کی وجہ سے کئی گنا کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوٹانے کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتنا بڑھا کر دیتا ہے کہ جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پس خدا تعالیٰ جو لیتا ہے وہ اس لئے نہیں کہ اسے ضرورت ہے بلکہ اس لئے کہ تمہاری اس نیکی کی وجہ سے کئی گنا بڑھا کر وہ تمہیں واپس کرے اور کیونکہ یہ سب عمل تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے تقویٰ کے حصول کے لئے کئے جاتے ہیں اس لئے اس کا انجام اس دنیا میں بھی نیک ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اس کی جنت کے وارث بننے کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلاتے ہوئے ہمارے ہر عمل کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نیک انجام کے حاصل کرنے والا بنائے اور اپنے بہترین رزق سے ہر آن ہمیں نوازتا رہے۔

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 20رمئی 2008ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن میں **مکرمہ زبیدہ نسرین صاحبہ (اہلیہ مکرم سعید احمد ناصر صاحب مرحوم آف فیصل آباد)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ 16 مئی کو لندن میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں اور اپنی زندگی میں ہی حصۂ جائیداد بھی ادا کر چکی تھیں۔ فیصل آباد میں اپنے حلقہ کی سیکرٹری تربیت کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ تہجد گزار، غریبوں کی ہمدرد اور خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے وسیم احمد صاحب ناصر، امام صاحب مسجد فضل لندن کے دفتر میں طوعی رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کا جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لے جایا جا رہا ہے۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی

(1) مکرم خواجہ عبدالستار صاحب درویش (آف قادیان)

آپ 14 مئی کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت خواجہ محمد عبداللہ صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ جماعت سے ساری زندگی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا اور بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت نیک، ہمدرد، تہجد گزار، انتہائی ملنسار اور اعلیٰ اخلاق کے مالک مخلص انسان تھے۔ آپ کو خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ عشق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

(2) مکرم ابراہیم نصر اللہ درانی صاحب (ابن مکرم آغا محمد بخش صاحب مرحوم۔ ایم اے ایل ایل بی۔ سابق صدر حلقہ واپڈا ٹاؤن لاہور)

آپ 11 مارچ کو 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت مولوی محمد عثمان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ لاہور میں جماعتی اور ذیلی تنظیموں میں مختلف خدمات کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

❁❁❁❁❁❁❁

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 07رجون 2008ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن میں **مکرم محمد حسین صاحب ابن مکرم احمد دین صاحب** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم 4رجون کو لندن میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت مخلص، دیندار، تقویٰ شعار اور خدمت گزار انسان تھے۔ آپ یوکے جماعت کی ضیافت ٹیم کے ساتھ مختلف جماعتی فنکشنز میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 11رجون 2008ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن میں **عزیزم دانیال محمد (ابن مکرم رشید محمد صاحب آف لندن)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

عزیزم دانیال محمد لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 7رجون 2008ء کو قریباً پانچ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

عزیزم مکرم شیر محمد صاحب مرحوم (باورچی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ) کا پوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ اس بچے کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ دیگر تمام مرحومین کے ساتھ بھی مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁

ریڈیو اسلامک احمدیہ برکینا فاسو کی نشریات اب انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی سنی جا سکتی ہیں۔

احباب جماعت کے لئے یہ امر بہت خوشی کا باعث ہوگا کہ ریڈیو اسلامک برکینا فاسو جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2002ء سے تبلیغی و تربیتی پروگرام نشر کر رہا ہے۔ اس کی روزانہ صبح پانچ بجے (GMT) نشریات شروع ہوتی ہیں اور رات بارہ بجے تک فرنچ، جولا، مورے، فلانی اور عربی میں پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ ریڈیو انٹرنیٹ کے ذریعہ www.riabf.com پوری دنیا میں سنا جا سکتا ہے۔ نیز اس کی لائبریری میں آپ فرنچ کتب ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ آڈیو نظمیں اردو، جولا، فرنچ اور عربی میں بھی سن سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ آپ ان زبانوں سے آشنا نہ ہوں لیکن یہ بہت ممکن ہے کہ آپ کے کسی افریقن دوست کی یہ زبان ہو۔ آپ اس کو آگاہ کر کے تبلیغ کا بہترین موقع حاصل کریں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ذریعہ سے بکثرت لوگوں کو نور ہدایت عطا فرمائے۔ اگر آپ کوئی رائے یا تجویز دینا چاہیں تو ہماری مذکورہ ویب سائٹ کے ذریعہ رابطہ کریں۔

(محمود ناصر ثاقب۔ امیر جماعت احمدیہ برکینا فاسو)

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر 16

ہم سے توقع رکھتے ہیں اور وہ معیار ہم حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہم پر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کے لئے بھی ایک مجاہدے کی ضرورت ہے، ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ ایسی کوشش کہ جب اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے اپنے بندے کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ اپنے بندے کی کوشش کو قبول فرماتا ہے۔ اسے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ اس سے ایسے کام کرواتا ہے جو اس کی رضا کے کام ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70) یعنی وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستے کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔

اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات، خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا ہے اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں، وہ سب بجالاؤ‘‘۔

حضور انور نے فرمایا۔ پس یہ کام ہے جو بیعت کرنے کے بعد ایک احمدی مسلمان کو کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ جلسہ بھی ان طریقوں میں سے، ان ذریعوں میں سے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے اور پاک تبدیلی پیدا کرنے والے ذریعے ہیں، ایک ذریعہ ہے۔

ہمارا آج یہاں جمع ہونا اور بڑی تعداد میں جمع ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد مجاہدہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پس ان تین دنوں میں اس مقصد کے حصول کے لئے ہر احمدی خاص طور پر کوشش کرے تبھی یہاں جمع ہونے کے مقصد کو پورا کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا سب سے اہم ذریعہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب فرمایا کہ اپنے نفس کی تبدیلی کے لئے کوشش کرو تو سب سے پہلے نماز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ’’نماز میں دعائیں مانگو‘‘۔ کیونکہ جب انسان خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیک خواہشات کو قبول فرماتے ہوئے اس میں پاک تبدیلیاں پیدا فرماتا ہے۔ لغو اور غلط کاموں سے انسان بچتا ہے۔ نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اس بارے میں خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت: 46) یعنی نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ لیکن کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے ماحول میں دیکھتے ہیں کہ بظاہر بڑے نماز پڑھنے والے لوگ، ایسے لوگ جو حج بھی کر آتے ہیں، ان کے جب دوسرے اعمال دیکھو، ان کے جب دوسرے اخلاق دیکھو تو بعض دفعہ ایک لامذہب ان سے زیادہ اخلاق والا نظر آتا ہے۔ یہاں بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ نماز نے تو بظاہر کوئی نیکی پیدا نہیں کی پھر نمازیں پڑھنے کا کیا فائدہ؟ تو یہاں یہ سمجھنا چاہئے کہ نماز کا قصور نہیں بلکہ ان نمازیوں کا قصور ہے جو نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا نہیں کرتے۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز برائیوں سے روکتی ہے تو اس سے پہلے فرمایا کہ اَقِمِ الصَّلٰوةَ کہ نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ جب نمازیں اپنی شرائط کے ساتھ ادا کی جائیں گی تو پھر بے حیائیوں اور بری باتوں سے روکیں گی۔ نماز کی بہت سی شرائط ہیں۔ وضو کرنا، پاک صاف ہونا، مردوں کے لئے مسجد میں آ کر نماز پڑھنا، خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونا۔ آنحضرت ﷺ نے اس بارہ میں ایک انتہائی اہم بات کی طرف توجہ دلائی اور وہ یہ کہ جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو یہ خیال ہو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو یا کم از کم اتنا ہو کہ یہ خیال رہے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ وہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے جو میرے دل اور دماغ کے اندرونے حصے تک، گہرائی تک واقف ہے۔ کوئی خیال میرے دل میں نہیں آتا لیکن میرا خدا اس سے پہلے اس خیال کا علم رکھتا ہے۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جس کو کبھی دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس خدا کو پتہ ہے کہ کون سی نماز خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی خاطر اور اپنے نفسوں کو پاک کرنے کے لئے پڑھی جا رہی ہے اور کون سی نماز صرف دکھاوے کی خاطر پڑھی جا رہی ہے۔ پس جو نمازیں خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاطر پڑھی جائیں وہی مقبول نمازیں ہیں۔ وہی ایسی نمازیں ہیں جو دلوں کی صفائی کرتی ہیں۔ وہی ایسی نمازیں ہیں جو بے حیائیوں سے روکتی ہیں۔ پس احمدی جب نماز پڑھے تو ایسی نماز کی تلاش کرے۔ ورنہ بظاہر چاہے جتنا بڑا کوئی نیک آدمی نظر آتا ہو اگر اس کا ہر عمل خدا تعالیٰ کے خوف کو لئے ہوئے نہیں تو اس کی نمازیں بھی خدا تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ بلکہ اس کے ظاہری عمل اور قول اور اس کے دل کی اندرونی حالت میں اختلاف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایسی نمازیں پڑھنے والوں کی نمازیں بجائے اصلاح کے ان کے لئے ہلاکت کا ذریعہ بنا دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ (الماعون: 5) پس ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ کون سے نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے؟ فرمایا اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (الماعون: 5) جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں۔ بظاہر تو نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں لیکن دل دنیاداری میں لگے ہوتے ہیں۔ بظاہر تو حج بھی کئے ہوتے ہیں لیکن یہ نمازیں اور حج ان میں پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کرتے۔ وہ اپنی عملی زندگی میں بھول جاتے ہیں کہ خدا انہیں صرف نمازوں ہی میں نہیں دیکھ رہا بلکہ عام زندگی میں بھی خدا تعالیٰ انسان کی زندگی کے ہر قول اور فعل کا علم رکھنے والا ہے۔ پس نمازوں کی مقبولیت کے لئے اپنے ہر فعل کو درست کرنا ضروری ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے دل کی اندرونی حالت اور تمہارے عمل ایک جیسے نہیں تو ان لوگوں میں شامل ہو گے، ان کے زمرے میں آ ؤ گے جو اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ (الماعون: 6) یعنی وہ جو صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں اور دکھاوے سے کام لینے والوں کی نمازیں جن کے دل حقیقت سے غافل ہوں ان کی نمازیں برائیوں سے روکنے کی بجائے ان کے لئے ہلاکت کا سامان بن جاتی ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں ہم جو اس زمانے کے امام کو مان کر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دوسروں سے بہتر ہیں تو صرف یہ دعویٰ کافی نہیں۔ ہمیں اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کرنا ہوگا۔ وہ نمازیں پڑھنی ہوں گی جو ہر قسم کی برائیوں سے روک رہی ہوں۔ وہ نمازیں پڑھنی ہوں گی جو نیک عمل کرنے کی طرف آگے بڑھانے والی ہوں۔ اگر ہمارا نمازیں پڑھنا ہماری زندگیوں میں انقلاب نہیں لا رہا تو بڑے فکر کی ضرورت ہے۔

پس ایک احمدی مسلمان مومن کا فرض ہے کہ سب سے پہلے اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنی نمازوں کو اپنے اندر دوسری اخلاقی تبدیلیوں کا پیمانہ بنائیں۔ یا اپنے اعلیٰ اخلاق کو اپنی نمازوں کی قبولیت کا پیمانہ سمجھیں۔ اگر ہمارے اخلاق اعلیٰ نہیں ہو رہے، اگر ہم اس زمانے کی بُرائیوں سے بچنے کی کوشش نہیں کر رہے تو ہم مجاہدہ نہیں کر رہے، ہم اپنی نمازوں کی حفاظت نہیں کر رہے۔ پس ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے جو مجاہدہ کرنا ہے اس میں سب سے پہلے خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت اور نمازوں کی ادائیگی ہے۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ ہے۔ پھر اپنی توفیق کے مطابق صدقہ وخیرات کرنا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ صدقہ وخیرات بھی بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ آج اس زمانے میں دنیاداری، اخلاقی گراوٹ، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی حقیقی عبادت سے غافل رہنا ان سے بڑی اور کون سی بلا ہوگی جو ہماری زندگیوں کو تباہ کر رہی ہے۔ پس جس کو جتنی توفیق ہے صدقہ وخیرات کرے اور دکھاوے کے لئے نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرے۔ جو کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کیا جائے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پانے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نیتوں کے مطابق انسان سے سلوک کرتا ہے اور جو عمل نیک نیت سے ہو وہ یقیناً پاک تبدیلیوں میں بڑھاتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نفس کی تبدیلی کے لئے ہر قسم کے حیلے اور کوشش کی ضرورت ہے۔ ان تمام قسم کے اخلاق کو اپنانے کی ضرورت ہے جن کا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے نرمی اور حسن اخلاق سے بات کرو اور حسن اخلاق کا سلوک کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی امانتوں کی حفاظت کرو۔ ہر عہدیدار کے پاس کوئی بھی جماعتی کام ایک امانت ہے اسے ایمانداری سے ادا کرنا ضروری ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جو اللہ تعالیٰ کی پسند سے باہر نکل جائے نہ اس کا دین رہتا ہے اور نہ اس کی دنیا رہتی ہے۔ بعض دفعہ انسان عارضی نفسانی خواہشات کی خاطر امانت کا حق ادا نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ سکتا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے انسانوں کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ پس ہمیشہ ایک احمدی کو اپنی امانت کا حق ادا کرنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے چاہئیں۔

پھر عہد کو پورا کرنا ہے۔ ہر احمدی کا ایک عہد ہے اس نے نئے سرے سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنی عبادتوں کا بھی حق ادا کرے گا اور دوسرے تمام احکامات جو خدا تعالیٰ نے دیئے ہیں ان پر بھی عمل کرے گا۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو عمل خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہم کرتے ہیں عبادت بن جاتا ہے۔ پس کسی حکم کو بھی چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے۔

پھر ایک اعلیٰ خُلق اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا کہ سچائی پر قائم ہو جاؤ۔ ایسی سچائی ہو، ایسی بات کرو جو قول سدید ہو، ایسی بات ہو جس میں کوئی پیچ نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ ایسی بات کرو جو واضح نہ ہو۔ صاف ستھری بات کرو۔ ایسی بات نہ ہو جس کی تاویلیں کرنی پڑیں۔ ایک جمع ایک دو کی طرح واضح بات ہو۔

حضور انور نے فرمایا۔ حسد کرنے سے بچو۔ کیونکہ حسد بھی ایک انسان کو اندر ہی اندر جلا دیتی ہے۔ پھر حسد کی وجہ سے وہ دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ ایک مومن کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ حسد کرے۔ خود بھی حسد سے بچو اور حسد سے بچنے کی دعا بھی کرو۔ فی زمانہ ہمارے کتنے ہی حاسد ہیں جو جماعتی ترقی کو دیکھ نہیں سکتے، بظاہر اوپر سے میٹھے ہیں لیکن اندر سے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم آپس میں ہی ایک نہیں ہوں گے اور بعض معاملات میں ایک دوسرے سے حسد کرتے رہیں گے تو جو ہم سے حسد کرنے والے ہیں ان کے شر سے کس طرح بچیں گے؟ پس آپس میں پیار اور محبت کا بہترین نمونہ دکھائیں۔

حضور انور نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے کہ لغویات سے بچو۔ کیونکہ اس زمانے میں بھی بہت سی ایسی لغویات ہیں جو شیطان کی گود میں پھینک دیتی ہیں۔ بہرحال یہ ایک لمبی فہرست ہے اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں بتائی ہے۔ میں جماعتی نظام کو بھی کہتا ہوں اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہ ایسے پروگرام بنائیں جن سے اعلیٰ اخلاق اپنی جماعت کے، اپنی تنظیم کے ہر ممبر میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ پرانے احمدیوں کے بھی اخلاق کے معیار بلند کریں اور نومبائعین کے اندر بھی اخلاق پیدا کریں۔ نومبائعین کو سنبھالنے کے لئے ساتھ کے ساتھ تمام ذیلی تنظیمیں انہیں اپنے اندر سموتی چلی جائیں۔

وقت اجازت نہیں دیتا کہ مَیں اس وقت تمام اخلاق کی تفصیلات بتاؤں۔ اپنی تقریروں میں آئندہ دو دن میں کچھ حد تک بیان کروں گا۔ ان کو سمجھیں اور عمل کرنے کی کوشش کریں ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ خلافت جوبلی جو آپ منا رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وہ انعام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان میں مضبوط ہوں گے اور نیک اعمال کرنے والے ہوں گے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنی عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے وعدے کو ان لوگوں کے لئے مخصوص فرمایا ہے جو نیک اعمال کے ساتھ عبادت کرنے والے ہوں گے۔ پس بہت فکر سے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔

نائیجیریا کی جماعت تو خلافت کی برکات کا براہ راست مشاہدہ کر چکی ہے۔ آپ لوگوں کو تو بہت زیادہ اس انعام کی قدر کرنی چاہئے۔ آپ جانتے ہیں کہ جو لوگ یہاں مساجد سمیت خلافت سے علیحدہ ہوگئے تھے آج ان کی کیا حیثیت ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ لیکن جو لوگ خلافت کے انعام سے چمٹے رہے، جنہوں نے اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار انعامات سے نوازا۔ آج ہر شہر میں آپ جماعت کی ترقی کے نظارے دیکھتے ہیں۔ آج آپ کی یہاں ہزاروں میں موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ خلافت کے ساتھ ہی برکت ہے۔ پس ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس انعام سے فیضیاب ہوتے رہیں۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر LIVE نشر ہوا۔ آج کا دن اس لحاظ سے بھی تاریخی اہمیت کا حامل دن تھا کہ برّ اعظم افریقہ کے ملک NIGERIA سے بھی پہلی بار MTA پر LIVE نشریات ہوئیں اور نائجیریا بھی ان خوش قسمت ممالک کی فہرست میں شامل ہوا جہاں سے حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ اور جلسہ کی کارروائی MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوئی۔ الحمدللہ

آج کے جمعہ میں بعض غیر از جماعت عمائدین نے بھی شرکت کی اور حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ و عصر ادا کی۔ ان عمائدین میں الحاجی ابراہیم نوک صاحب (حاکمین آف نوک)، امیر آف بواری، امیر آف کرشی الحاجی محمد باکوثانی، حاکمین آف ٹونڈو وانڈو، چیف امام بواری سٹیٹ چیف امام انگو امنگرو، چیف آف اوٹا گرگو، چیف آف کرشی شامل تھے۔

سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سوا تین بجے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ بعد از سہ پہر حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج نائجیریا کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والی 15 فیملیز کے یکصد سے زائد ممبران نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور انور نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا سات بجے تک جاری رہا۔

ساڑھے سات بجے حضور انور نے مسجد مبارک تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

3 مئی بروز ہفتہ 2008ء

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے صبح حضور انور اپنی رہائش گاہ سے جلسہ گاہ ''حدیقہ احمد'' کے لئے روانہ ہوئے۔ رہائش گاہ سے ''حدیقہ احمد'' کا فاصلہ قریباً 30 کلو میٹر ہے۔ گیارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ پہنچے۔ احباب جماعت نے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے ورد اور نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد اور خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے پُر جوش اور ولولہ انگیز نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

سوا گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ کے اس صبح کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ حافظ مصلح الدین صاحب مبلغ نائجیریا نے تلاوت قرآن کریم اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں معلّم عبدالہادی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''ہے شکر رب عزّ و جل خارج از بیاں'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

مختلف زبانوں میں خوش آمدید

اس کے بعد بچوں نے گروپس کی صورت میں باری باری نائجیریا کی درج ذیل گیارہ زبانوں میں اپنے پیارے آقا کو نائیجیریا آمد پر خوش آمدید کہا۔

1-English ,2-Yoruba ,3-Housa , 4-Etsako , 5-Gwari , 6-Tev , 7-Igala ,8-Kanuri ,9-Fulani , 10-Igbo ,11- Nupe.

ان گیارہ زبانوں میں درج ذیل الفاظ کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا گیا۔

''ہم نائجیریا جماعت کے بچے اپنے روحانی باپ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے پیارے ملک نائجیریا میں آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں اور خلافت جوبلی کی صد سالہ تقریبات کے اس موقع پر خلافت احمدیہ کی تمام ترقیات پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنی قوّت اور غیر معمولی نصرت سے نوازے۔ آمین۔ خلافت احمدیہ زندہ باد، نائجیریا۔ زندہ باد''۔

سرکردہ مہمانوں کے ویلکم ایڈریس

اس کے بعد چند ایک مہمان حضرات نے سٹیج پر آکر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔

☆ سب سے پہلے امیر آف عمائشہ (UMAISHA) سٹیٹ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کو سراہتے ہوئے احمدیہ عمائشہ کالج کی تاریخ بتائی کہ گزشتہ 37 سالوں میں بہت سے طالبعلم اچھی ڈگریاں لے کر ملک وقوم کی خدمت کر رہے ہیں اور یہ کالج علاقہ کے لئے بہت مفید ہے اور غیر معمولی خدمت کر رہا ہے۔

☆ سینیٹر موسے (MUSE) صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نائجیریا آمد پر خوش آمدید کہا اور صحت کے میدان میں جماعت کی خدمات کی تعریف کی اور جماعت کے ہسپتالوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح جماعت بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے۔ موصوف نے احمدیہ ڈاکٹرز کی خدمات کا بھی ذکر کیا۔

☆ الحاجی ایم پی بائیو ایمبیسڈر سیرالیون نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اپنے مختصر ایڈریس میں سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی تاریخ بتائی اور جماعت کے ہسپتالوں اور سکولوں کا ذکر کیا اور ان دونوں میدانوں میں جماعتی خدمات کو سراہا۔ موصوف مخلص احمدی ہیں اور اس وقت نائجیریا میں حکومت سیرالیون کے سفیر متعیّن ہیں۔

آج کے اس اجلاس میں شامل ہونے والے مہمانوں میں چیف آف عمائشہ الحاجی عثمان عبداللہ، چیف امام بواری، نائب امام اوٹا بالیفی، نائب امام UKE، جسٹس الحاجی احمد ابنگری، چیف جج نصراوا سٹیٹ، آنریبل کمشنر ٹرانسپورٹ نائجیریا سٹیٹ، وغیرہ شامل تھے۔ علاوہ ازیں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانوں نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی۔

مہمان حضرات کے ایڈریسز کے بعد بارہ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ نائیجیریا سے دوسرے روز کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ۔اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (البقرۃ :209) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت کے دائرہ میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ حکم کسی غیر مذہب کے پیرو یا کسی غیر مسلم کے لئے نہیں ہے بلکہ قرآن کریم فرماتا ہے : یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم کو یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ تم مطیع بن جاؤ اور مکمل طور پر فرمانبردار بنو۔ اگر تم اس میں ناکام رہے تو تم شیطان کی پیروی کر رہے ہو گے۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ایمان لانے کے بعد بھی ایمان میں کمی یا زیادتی ہو سکتی ہے۔ اپنے نفس کو شیطان کے حملوں سے بچانے کے لئے ہمیں ایک دعا سکھائی گئی کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم کہ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود کے حملوں سے۔

ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ صرف مسلمان ہو جانے سے خوش نہ ہوں بلکہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے چلے جائیں۔ مسلمان رہنے اور سچا مسلمان بننے کے لئے اعلیٰ اخلاق کا ہونا بہت ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اُن رستوں پر چلا جائے جن کی طرف قرآن کریم ہدایت کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس پہلی چیز جو آپ کو یاد رکھنی چاہئے وہ یہ ہے کہ اسلام کا مطلب مکمل فرمانبرداری ہے۔ اگر آپ مسلمان کہلانا پسند کرتے ہیں تو پھر ضروری ہے کہ مکمل فرمانبرداری دکھائیں۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کچھ اور کام کر رہے ہوں اور بعض دوسرے معاملات چھوڑ دیں یا بعض کام پوری توجہ کے ساتھ کر رہے ہوں اور اللہ کے بعض دوسرے احکام کو نظر انداز کر رہے ہوں تب اس کا یہی مطلب ہو گا کہ آپ اسلام کو بھول چکے ہیں اور آپ نے شیطان کی پیروی شروع کر دی ہے۔ یاد رکھیں کہ آپ کے تمام اعمال اچھائی پر مبنی ہونے چاہیں اور اچھے کاموں کی طرف رہنمائی کرنے والے ہوں وگرنہ آپ شیطان کی اتباع کر رہے ہوں گے جو کہ آپ کا کھلا دشمن ہے۔

حضور انور نے فرمایا: سچا اسلام یہ ہے کہ اُن تمام راستوں سے جن سے شیطان آپ کے دل میں داخل ہو سکتا ہے وہ تمام راستے بند کر دئے جائیں۔ وہ راستے کیسے بند ہو سکتے ہیں؟ شیطان کے راستوں سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کئے جائیں۔ پس وہ راستے بند کر دیں جن سے شیطان داخل ہوتا ہے اور ان راستوں کو کھولیں جن سے رحیم داخل ہوتا ہے۔ وہ رحیم کون ہے؟ رحیم وہ خدا ہے جو اپنے بندوں کے لئے اس دنیا اور اگلی دنیا کے بارے میں مکمل علم رکھتا ہے۔ رحیم خدا وہ آقا ہے جس نے دنیا میں مادی اشیاء کو پیدا کیا تا کہ اُس کے بندوں کی ضروریات پوری ہو سکیں اور ان کے اچھائی کے لئے ہوں۔ اور رحیم خدا وہ ہے جس نے اپنے بندوں کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پے در پے نبیوں کو بھیجا۔ اس دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے ان میں سے بعض کے نام قرآن کریم میں مذکور ہیں اور بعض کے اسماء کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہوا۔ تاہم اللہ نے فرمایا کہ اُس نے ہر قوم میں انبیاء بھیجے تا کہ ان کی روحانی ضروریات پوری کی جا سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: چودہ سو سال قبل، دین کو مکمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں حضرت خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ایک نئی شریعت کے ساتھ آخری نبی کے طور پر بھیجا۔ آپؐ کی شریعت اور آپ کی کتاب اب ہمیشہ کے لئے رہنی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ پر نازل کیا۔ یہ فرمایا، وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعۃ:4) اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ یعنی آخرین میں سے بعض افراد ہوں گے جو کہ ابھی آئیں گے۔ جو ایک انقلاب لائیں گے اور وہ اُن سے مل جائیں گے جو ان سے قبل آئے تھے۔ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی اور نیک تبدیلی پیدا کریں گے اور شیطان کی اتباع سے دور بھاگیں گے۔ وہ ایسے اندھے شخص کی مانند نہ ہوں گے جو اپنے ہاتھ دوسروں کے کندھوں پر رکھ کر چلتا ہے اور وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ شخص جس کے کندھوں پر اس اندھے شخص نے اپنا ہاتھ رکھا ہے خود راستہ جانتا بھی ہے کہ نہیں۔ مگر جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعۃ:4) تو اُس نے یہ خوشخبری دی ہے کہ وہ اپنے بندوں کو یہ ضمانت دیتا ہے کہ جب یہ دوسرے بعد میں آنے والے اپنے ہاتھ اُس شخص کے کندھوں پر رکھیں گے جو اللہ کی طرف سے ہے تو ان کے لئے بھلائی کا راستہ یقینی

ہوگا۔اور چونکہ وہ شیطان سے بہت دور ہوں گے اس لئے ان کی حفاظت کی ضمانت یقینی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ یہ دوسرے کون ہوں گے جو کہ پہلوں کے ساتھ ملیں گے۔تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کے مطابق آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ ان میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے گا اور اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی پہنچ جائے تو وہ اس کو زمین پر واپس لے آئے گا۔پھر حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جو زمین پر دوبارہ ایمان کو لائے گا وہ اس کا مسیح ومہدی ہوگا۔جو کوئی بھی اس کا پیغام سنے یا اُس کے متعلق جانے وہ اس کے پاس جائے اور حضرت رسول کریم ﷺ کا سلام اس تک پہنچائے خواہ اس کو برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل رینگ کر جانا پڑے۔پس ہم احمدی نہایت خوش قسمت ہیں کہ ہم نے مسیح اور مہدی کو قبول کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے الفاظ کہ اگر چہ ایمان ثریا ستارے پر پہنچ جائے جس ایمان کو واپس لانا ہے وہ اس کو لا کر رہے گا۔اس میں ہمیں پیشگی خبردار کیا گیا ہے کہ اس حقیقت کے باوجود کہ آخری شرعی نبی جس کی تعلیمات ہمیشہ رہیں گی کا ظہور ہو چکا ہے اور اس حقیقت کے باوجود کہ قرآن کریم تمام تعلیمات کا جامع ہے جس میں گزشتہ انبیاء کی بھی خبریں ہیں اور جس میں تمام قسم کے احکامات ہیں اور جس میں مستقبل کے بارہ میں بھی پیش خبریاں ہیں اور جو اپنی اصلی حالت میں ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔اس کا کوئی نقطہ،کوئی شوشہ بھی تبدیل نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ تھا کہ وہ اس کو اس کی اصلی حالت میں قائم رکھے گا۔قرآن کریم میں ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) یعنی ہم نے ہی یہ ذکر اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

پس ان تمام یقین دہانیوں کے باوجود آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ خبر دی کہ دین روبہ زوال ہوگا۔اور اس پر نام نہاد ایمان لانے والے شیطان کی پیروی شروع کر دیں گے اور نتیجۃً دین ثریا پر چلا جائے گا۔پس یہ نہ سوچیں کہ جب آخری نبی اور آخری کتاب موجود ہے تو کسی رہبر کی ضرورت نہیں جو کوئی بھی ایسا سوچتا ہے وہ غلطی پر ہے۔پس پہلوں کے ساتھ ملنے کے لئے دوسروں میں یعنی جو ابھی تک پہلوں سے نہیں ملے ایک رہبر کی ضرورت ہے اور یہ وہی رہبر ہے جس کا اسلام کی چودھویں صدی میں ظہور ہانا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ اس کا ظہور تو ہو چکا۔اس لئے وہ شخص نہایت خوش قسمت ہے جو ایمان لا کر اس کے ساتھ مل گیا۔تو کیا اس جماعت کا رکن بن کر اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا ہمارے ایمان کی مضبوطی کی علامت ہے؟نہیں صرف اتنا کافی نہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہو کر ہر احمدی کو اپنے اندر واضح تبدیلی کا تجربہ ہونا چاہئے۔اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے کے بعد آپ کے اہل وعیال اور غیر آپ میں ایک واضح تبدیلی محسوس نہیں کرتے تو آپ کا عہد بیعت ایک بے معنی بات ہوگی۔اس لئے ہر احمدی،ہر وہ شخص جو اپنے تئیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شمار کرتا ہے اپنا جائزہ لے کہ اس نے جماعت میں شامل ہو کر کیا حاصل کیا۔اس کو اس بات کا تجزیہ کرنا چاہئے کہ وہ اپنے اُس عہد پر جو اُس نے جماعت میں شامل ہوتے وقت کیا تھا،کس حد تک قائم رہا؟اس کو اس بات کا بھی جائزہ لینا چاہئے کہ اس نے شیطان کے پنجوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟اور اُس کو اس راہ میں کتنی روکیں حائل ہوئیں۔اُس کو اپنے آپ سے یہ بھی پوچھنا چاہئے کہ قرآن کریم میں بیان فرمودہ کن اچھے کاموں کو اُس نے اختیار کیا اور کن برائیوں کو چھوڑا؟ تب اُس کو اپنی کوششوں کی کامیابی کا پتہ چلے گا۔پس اس طریق پر ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی آمد کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے وہ یہ ہے کہ میں اس آلودگی کو جو خدا اور اس کی مخلوق کی راہ میں حائل ہو چکی ہے دور کروں اور ایک بار پھر محبت اور اخلاص کا رشتہ قائم کروں۔اور تا میں روحانیت کی ایک مثال دکھاؤں جو کہ عرصے سے نفس کے اندھیروں تلے مدفون ہے۔پس سچی بیعت تبھی حاصل ہوگی جب ہر شخص جو کہ بیعت کر چکا ہے اللہ تعالیٰ سے مزید قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل کرنے کا کیا کیا مطلب ہے؟اس کا مطلب ہے کہ اس کے احکام کے مطابق عمل کرنا اور اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ہم پر جو اللہ کے حقوق ہیں اور دوسرے بندوں کے جو ہم پر حقوق ہیں ان کی ادائیگی کرنا،ان حقوق سے عہدہ برآ ہونا۔تبھی روحانیت اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمکے گی۔وگرنہ گناہوں سے پُر نفس ہی غالب رہے گا۔شیطان ہمیشہ نفس کو برائی کی ترغیب دلاتا ہے۔اگر آپ بیعت کرنے کے بعد بھی اپنے اندر تبدیلی نہیں لاتے تو تب ایک احمدی میں اور ایک غیر احمدی میں کوئی بھی فرق نہیں۔

ایک موقعہ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے افراد دوسروں کے لئے نمونہ ہیں۔اگر کسی شخص کی بیعت کے بعد کی زندگی اس کی بیعت سے پہلے کی زندگی جیسی ہی ناپاک ہے اور جو ایک برا نمونہ دکھاتا ہے اور ہماری جماعت میں رہتے ہوئے اپنے اعمال یا عقائد میں کمزوری دکھاتا ہے وہ ظالم ہے۔وہ ساری جماعت کو بدنام کرتا ہے اور وہ ہمیں بھی تنقید کا نشانہ بناتا ہے۔ایک برا نمونہ سب کو برا ہی لگتا ہے اور ایک اچھی مثال قائم کرنے والا لوگوں میں ایک محبت اور کشش پیدا کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس احمدی کہلاتے ہوئے اگر کوئی شخص اپنے اندر ایک اچھی تبدیلی پیدا نہیں کرتا تو وہ نہ صرف ساری جماعت بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اس عہد کو بھی توڑتا ہے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرتے وقت کیا تھا اور وہ عہد یہ تھا کہ وہ اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں جب ایک برائی آپ میں داخل ہوتی ہے تو یہ دوسری برائیوں کے لئے بھی دروازہ کھولتی ہے۔اس لئے ہمیشہ قرآن کریم کی یہ ہدایت اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے۔اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْھَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا (الفرقان :74) اور وہ لوگ کہ جب انہیں ان کے رب کی آیات یاد کروائی جاتی ہیں تو ان پر وہ بہرے اورا ندھے ہو کر نہیں گرتے۔

یہ آیت صاف بتاتی ہے کہ سچے مومن کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر غور کرتے ہیں۔اگر وہ اللہ کے احکام پر غور نہ کریں اور اپنی نظر نہ جمائیں تو تب وہ اندھے اور بہرے کی طرح ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا۔اب میں آپ کی توجہ قرآن کریم کے بعض خاص اہمیت کے حامل احکام کی طرف دلاؤں گا۔میں نے ان احکامات میں سے بہت اہمیت کے حامل خلق کو لیا ہے وہ ہے سچائی اور دیانتداری۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31) پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

جھوٹ اور بُت پرستی کو ایک ہی جگہ بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف دلائی ہے کہ جھوٹ میں ملوث ہونا،بتوں کی پرستش کی طرح سنگین ہے۔اب ایک طرف تو ہمیں خدا پر ایمان لانا چاہئے اور اپنے اس عہد بیعت کی پختگی کی تجدید کرنی چاہئے جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر کیا ہے کہ صرف ایک خدا ہے اور دوسری طرف اس اعلان کے باوجود جو شخص جھوٹ کا سہارا لیتا ہے یا وہ سچ نہیں بولتا جو کہ بُت پرستی کے مترادف ہے۔یہ ایسا ہی ہے کہ وہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام قوتوں اور طاقتوں کا سرچشمہ ہے مگر اس کا جھوٹ اُس سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مثال کے طور پر اگر کوئی غلطی کرے اور پھر سچائی پر مضبوطی سے قائم ہوتے ہوئے وہ اس کو تسلیم کرے اور یہ سوچے کہ اللہ کے حکم کے مطابق اگر چہ وہ نقصان بھی اٹھائے تو کوئی بات نہیں۔اللہ تعالیٰ اس کے نقصان کو اس کے لئے بہتر بنا دے گا تو یہ بات اس کو خدا کے اور بھی نزدیک کر دے گی۔لیکن اگر ایسا نہ ہو تو پھر بدعات ہمیشہ بڑھتی جائیں گی اور وہ شخص ہمیشہ ہر قدم پر جھوٹ کا سہارا لے گا۔اگر وہ تاجر ہے تو وہ اپنی اشیاء کو فروخت کرنے پر ہمیشہ جھوٹ کا سہارا لے گا اگر وہ ملازم ہے تو وہ جھوٹ کا سہارا لے کر اپنے افسر کو اپنے کام کے متعلق شک میں مبتلا رکھے گا اور اگر وہ بیوی ہے تو وہ اپنے خاوند کو غیر یقینی صورتحال میں رکھے گی۔تو ایک عورت بحثیت ایک ماں ایک بڑا مقام رکھتی ہے۔ایک عورت مستقبل کی نسل کی معمار ہے۔اگر ایک عورت میں جھوٹ بولنے کی عادت ہوگی تو ساری نسل اس بدعادت میں مبتلا ہوگی۔

ایک حدیث میں ایک شخص کا واقعہ بیان ہوا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ میں کئی برائیاں ہیں اور میں ان تمام برائیوں کو یکدفعہ چھوڑ نہیں سکتا۔آپ مجھے کوئی ایسا طریق بتائیں کہ میں ایک برائی کو چھوڑتے ہوئے ساتھ ساتھ باقی برائیوں کو بھی چھوڑ دوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب دیکھئے ایمان لانے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے اندر ایک پاک تبدیلی لانا چاہتا تھا۔وہ ایک سچا مومن بننا چاہتا تھا اس لئے اس نے کھلے الفاظ میں کہا کہ وہ تمام برائیاں چھوڑنا چاہتا ہے مگر تمام برائیوں کو یکدفعہ نہیں چھوڑ سکتا تھا اس لئے اُس نے وہ راہ جاننا چاہی کہ کس طرح ایک برائی کو چھوڑے اور پھر آہستہ آہستہ دوسری برائیوں کو بھی ترک کر دے۔بہر حال آنحضرت ﷺ نے اس کو جھوٹ کی عادت کو ترک کرنے کو کہا۔اس نے عرض کیا یا رسول اللہ !جو بات آپ نے مجھے بتائی ہے یہ بہت آسان ہے۔جب وہ گھر پہنچا تو اس نے کہیں چوری کرنے کے بارہ میں سوچا۔مگر اس کو خیال آیا کہ اگر وہ پکڑا گیا تو حسب وعدہ سچ بولنا پڑے گا اور نتیجۃً اس کو سزا ملے گی۔اگلے روز اس نے زنا کرنے کے بارہ میں سوچا۔پھر اس کے دل میں خیال آیا کہ اگر پکڑا گیا تو سزا ملے گی۔غرضیکہ جب بھی وہ کوئی برا کام کرنے کے بارہ میں سوچتا تو اپنے جھوٹ نہ بولنے کے وعدہ کی وجہ سے اور سچ بولنے کے وعدہ کی وجہ سے رُک جاتا کہ اس کا نتیجہ سزا یا بے عزّتی کی صورت میں نکلے گا۔اس طرح اس کی ایک بدعادت ختم ہونے پر اُس کی تمام بدعادات ختم ہو گئیں۔کچھ عرصہ بعد اس نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپؐ نے مجھے ایک بری عادت ختم کرنے کا کہہ کر دوسری بدعادات سے بچالیا۔

پس ہر سچے مومن کو یاد رکھنا چاہئے کہ جھوٹ بولنا ،جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹوں کی مجلس میں بیٹھنا وہ کام ہیں جو ایک مومن اور اس کے ایمان میں فاصلہ پیدا کر دیتے ہیں۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ مومن کی ایک نشانی کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔وَالَّذِیْنَ لَایَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ (الفرقان :73) اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔غرضیکہ ایک مومن کبھی جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی وہ جھوٹی گواہی دیتا ہے۔بعض اوقات لوگ غیر دانستہ طور پر جھوٹی گواہی دے دیتے ہیں اور ہماری عدالتوں میں بالخصوص کم ترقی یافتہ ممالک کی عدالتوں میں جھوٹے گواہ پیش کئے جاتے ہیں۔اگر کوئی تجارتی جھگڑا ہو یا جائیداد کا جھگڑا ہو تو بعض اوقات وکلاء اپنے موکلین کو جھوٹی گواہی پر مجبور کرتے ہیں اور ڈراتے ہیں کہ اگر جھوٹ نہ بولا تو فیصلہ ان کے خلاف ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک عدالتی مقدمہ میں ملوّث کئے گئے جہاں آپ پر رقم کی بچت کرتے ہوئے ایک پارسل میں خط رکھنے کا الزام تھا۔یعنی ڈاک کے قواعد کو توڑنے کا الزام تھا۔آپ کے وکیل نے آپؑ کو مشورہ دیا کہ آپؑ بیان دیں کہ یہ خط آپؑ نے نہیں بلکہ کسی اور نے رکھا ہے۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میں نے وہ خط رکھا ہے تو میں جھوٹ کیوں بولوں۔وکیل نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو مسیح موعود علیہ السلام کو مجھے وکیل رکھنے کی ضرورت نہیں۔دوسرے الفاظ میں اگر مجھے وکیل رکھنا

ہے تو آپ کو اپنے بچاؤ کے لئے جھوٹ کو آلۂ کار بنانا ہوگا۔ یہ مقدمہ عدالت میں چلا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے خط پارسل میں ڈالا تھا کیونکہ اوّلاً آپ نے اس کو مسودہ کا حصہ سمجھتے ہوئے پارسل کا حصہ سمجھا اور دوسرے یہ کہ آپ کو اس قاعدہ کا علم نہ تھا اور جان بوجھ کر حکومت کو اس نقصان سے دو چار نہیں کیا۔ جج جو کہ ایک انگریز تھا اس نے آپؑ کے حق میں فیصلہ دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ان جیسے مقدمات کے ہوتے ہوئے بھی آپؑ نے کبھی جھوٹ کا سہارا نہ لیا اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی ہمیشہ مدد کی۔ آپؑ فرماتے ہیں۔ مَیں کیسے تسلیم کرسکتا ہوں کہ جھوٹ بولنے کے علاوہ کوئی اور متبادل نہیں ہے۔

یہ واقعہ آپؑ کے مسیحیت کے عالی مقام پر فائز ہونے سے پہلے کا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ایسی برائیاں ہیں جو کہ انسان کو تمام قسم کی برائیوں میں ملوث کرسکتی ہیں۔ اس لئے یہ ایک ایسا خطرناک گناہ ہے کہ اس سے بچنے کے لئے بعض انبیائے سلف نے بھی تاکید کی ہے اور قرآن کریم نے بھی اس مسئلہ پر بہت زور دیا ہے۔ بدقسمتی سے آجکل تجارتی منافع کے حصول کی غرض سے یا سیاسی اغراض کی وجہ سے یا ملکی مفاد میں جھوٹ بولا جاتا ہے۔ یہ دنیاوی لوگ اپنے دنیاوی مقاصد کے لئے جھوٹ بولتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ ان کی حفاظت جھوٹ بولنے پر منحصر ہے۔ مگر وہ بھول جاتے ہیں کہ اس دنیا میں نہ سہی مگر اگلی دنیا میں وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہوں گے۔

یاد رکھیں کہ جھوٹ بولنا ایک ایسی بیماری ہے جو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ شرک جیسا بھیانک گناہ ہے۔ یعنی خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا۔ سچ ملک کو، اقوام کو، ترقی دلاتا ہے۔ یورپ کی ترقی میں سچ نے نہایت عظیم الشان کردار ادا کیا ہے۔ تاہم یہ سچ ہے کہ یورپی اقوام کئی معاملات میں جھوٹ کو استعمال کرتی ہیں اور اپنے لوگوں اور دوسروں کے درمیان مختلف معیار قائم کرتی ہیں مگر ان کی تجارت اور صنعت میں اور ان کے معیار کو قائم رکھنے میں ان کی ترقی کا راز سچ بولنے میں ہے۔ چیز بالکل وہی ہوگی جس کا لیبل باہر لگا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خبردار رہیں اللہ تعالیٰ کسی کا رشتہ دار نہیں ہے اس لئے جب تک وہ اپنی تجارت دیانت داری سے کرتے رہیں گے تب تک وہ منافع حاصل کرتے رہیں گے۔ مگر جب وہ دیانت داری کو چھوڑ دیں گے، ان کی تجارتیں اور ان کی صنعتیں ختم ہو جائیں گی۔ اس لئے نائیجیریا جو ایک قدرتی وسائل سے مالا مال ملک ہے اور جس کو زرعی ترقی کے وسائل حاصل ہیں اپنی صلاحیتوں کو استعمال کر کے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں آسکتا ہے۔ تو سب سے پہلے احمدی واضح طور پر سچائی پر مضبوطی سے قائم ہوتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور اس برکت کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ملک کو دے رکھی ہے، اس کا بہترین استعمال کریں اور اپنے ہم وطنوں کے لئے سچائی کی بہترین مثال بن جائیں۔

دوسری اہمیت کی حامل نیکی جو کہ قوموں کی ترقی میں ایک عظیم کردار ادا کرتی ہے وہ ہے عہدوں کی پاسداری۔ یہ ضروری ہے کہ ہر امانت جو آپ کے سپرد کی گئی ہے نہ صرف ملکی مفاد کی خاطر اس کا حق ادا کریں بلکہ اس لئے بھی ادا کریں کہ یہ آپ کے ہم عصروں کا بھی حق ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لئے بھی ضروری ہے۔ پس اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے بارے میں ایک ایسا اعلیٰ معیار قائم کریں کہ ہر احمدی اپنی امانت کا حق ادا کرنے میں اور دیانت داری میں ایک مثال بن جائے۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ (المومنون: 9) اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔

یہ ایک مومن کی سچی پہچان ہے کہ وہ ہمیشہ وعدہ پورا کرتا ہے اور وعدہ پورا کرتے ہوئے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کے سپرد امانت کی گئی ہے۔ جب ایک احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرتا ہے تو وہ ایک وعدہ بھی کرتا ہے۔ وہ وعدہ کیا ہے؟ ہر احمدی شرائط بیعت کو جانتا ہے اور میں ان کی تفصیلات اپنے خطابات میں بیان کرچکا ہوں تاہم میں مختصراً اس موقع کی مناسبت سے آپ کی توجہ دوبارہ ان میں سے بعض کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

پہلا وعدہ یہ ہے کہ میں ایک خدا کی عبادت کروں گا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤں گا۔ مَیں خدا تعالیٰ کو اکیلا، منفرد اور مالک اور سب کا خود مختار نگران تسلیم کروں گا۔ اب اگر آپ احتیاط سے غور کریں کہ اس وعدہ پر عمل کر کے انسان اچھائی ہی کرے گا اور برائی کو خود ہی ترک کردے گا۔

دوسری شرط یہ ہے کہ میں تمام دنیاوی خوشیوں اور لذّتوں کو چھوڑ دوں گا اور تمام مخلوق کے حقوق ادا کروں گا۔ تیسری شرط یہ ہے کہ میں نماز اور دعاؤں پر پوری توجہ دوں گا اور حضرت رسول کریم ﷺ پر درود و سلام کے ذریعہ اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کروں گا۔ اور پھر آپ یہ عہد کرتے ہیں کہ آپ بحیثیت ایک مومن کے کبھی دوسرے افراد کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ آپ نے یہ عہد بھی کیا ہے کہ آپ اللہ سے کبھی غیر مخلص نہیں ہوں گے۔ آپ نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ آپ ہمیشہ عاجزی، انکساری اختیار کریں گے اور غرور اور تکبّر کو چھوڑ دیں گے تو تب آپ اسلام کی عزّت اور وقار اپنے خاندان اور اپنے نفس کے اوپر غالب کرنے کا ایک بہت وسیع عہد کر رہے ہوں گے۔ اسلام کی عزّت اور وقار کیا ہے؟ بندوق اور تلوار کے ذریعہ اسلام کی عزّت وقار کو قائم نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ قائم ہوگا آپ کے عمل، اخلاق اور سچّی تعلیمات سے اور اپنی نسلوں کی سچّی تعلیمات کے مطابق تربیت سے۔

اسلام کی سچی تعلیمات کیا ہیں؟ وہ یہ ہیں کہ ایک مومن اپنے گردو پیش میں محبت اور پیار پھیلانے والا ہو۔ اسلام اور بانی اسلام ﷺ پر عام طور پر اُٹھائے جانے والے اعتراضات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نعوذ باللہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے کبھی تلوار نہیں اٹھائی جب تک کہ دشمن نے حملہ نہ کیا ہو۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں پر کس نے حملہ کیا۔ وہ کفّار مکہ ہی تھے۔ اُس وقت تو مسلمانوں کے پاس مناسب ہتھیار بھی نہیں تھے مگر مسلمان خدا تعالیٰ کی مدد و نصرت سے غالب آئے۔ جنگ کے دوران آنحضرت ﷺ نے اپنے دشمنوں کو پانی کے منبع (جو کہ مسلمانوں کی ملکیت تھا) تک رسائی کی اجازت دے کر نہایت نیک اور پُر از تقویٰ نمونہ دکھایا۔ مزید برآں جنگی قیدیوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا گیا۔ بعض پڑھے لکھے قیدی اس شرط پر آزاد کر دیئے گئے کہ وہ مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں۔ مختصراً یہ کہ اسلام میانہ روی اور نرمی کا پیغام دیتا ہے۔ پھر جب مکّہ فتح ہوا تو ہر ایک کو حفاظت مہیّا کی گئی۔ مکّہ کے تمام نمایاں سردار جنہوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا معاف کر دیئے گئے۔ اس بات کا اعلان کیا گیا کہ اگر تم امن کے ساتھ رہو گے تو تمہیں کچھ نہ کہا جائے گا اگرچہ تم اسلام قبول کرو یا نہ کرو۔

آنحضرت ﷺ یہودیوں، عیسائیوں اور کفّار کے ساتھ ہمدردی کا سلوک فرمایا کرتے تھے اور ان کی مدد کیا کرتے تھے اور ان کو فائدہ پہنچایا کرتے تھے۔ اس لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے ہمدردی کا سلوک برتیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اس بات کا وعدہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تمام دنیاوی خواہشات سے بالا ہو کر محبت اور اطاعت کا دَم بھریں۔ اس لئے یہ ایک مضبوط وعدہ ہے جو ایک احمدی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تمہارا ایسا فرض ہے جس کے تم پابند ہو کہ اپنے عہد کو پورا کرو یہ وعدہ ایک احمدی کو امانت کے طور پر دیا گیا ہے اور ہر احمدی کو یہ بات ذہن نشین کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر اُس بات کی جس کا اُس نے وعدہ کیا ہے مکمل طور پر نگرانی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اس کو چھوتی ہے۔ وہ اس وعدہ کی پاسداری کے معیار کو برابر دیکھ رہا ہے جو ایک احمدی نے اُس کے ساتھ کیا ہے کہ وہ جو کام کر رہا ہے وہ اس کو نقصان تو نہیں پہنچا رہا۔

حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ اپنے ساتھیوں سے تو بات چھپا سکتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے کوئی بات بھی چھپی نہیں رہ سکتی اس لئے وعدہ کرنے کے بعد ایک چھوٹی نیکی کو غیر ضروری قرار دے کر نہ کرنا اپنی امانت کا حق ادا نہ کرنے کے مترادف ہے۔

حضور انور نے فرمایا: روحانی امانت کے ساتھ ساتھ آپ کو حفاظت کرنے کے لئے ایک دنیاوی امانت بھی دی گئی ہے اور وہ آپ کا ملک ہے اور اس کا نظم و نسق ہے۔ اس کا حق ادا کرنا آپ کے لئے اُسی طرح ضروری ہے جس طرح آپ پر روحانی اور مذہبی حقوق کی بجا آوری ضروری ہے۔

آپ اس حق کی بجا آوری کس طرح کریں گے؟

اوّلاً ایک ملک کا یہ حق ہے کہ اُس کے شہری اس کے وفادار رہیں اور حضرت رسول کریم ﷺ کی بھی یہی سنّت ہے کہ تمہاری ملک سے محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس لئے ہر نائیجیرین احمدی کے لئے ضروری ہے یا ان احباب کے لئے جو مختلف ممالک سے آئے ہیں اور ان ممالک کے رہنے والے ہیں کہ وہ بھی اپنے اپنے ممالک سے اخلاص اور وفا کا وعدہ پورا کریں تب ہی اس امانت کے حق اور آپ کے فرض کی ادائیگی ہوگی۔

ایک مزدور اس نیّت سے کام کرے کہ اُس کی یہ کوشش ملک کو ترقی یافتہ ممالک میں شامل کرنے کے لئے ایک اہم کردار ادا کرے گی۔ ایک کسان کو اپنی محنت اس طور پر کرنی چاہئے کہ اس کی محنت اس کے ملک کو زرعی لحاظ سے خود مختار کرنے میں مدد دے گی اور اس کا ملک دوسرے ممالک کے سہارے پر نہ ہوگا۔

ایک ملازم اپنے فرائض کی بجا آوری میں مکمل دیانت داری کے ساتھ کام کرے اور اپنی تمام صلاحیتیں اور استعدادیں ملکی اشیاء کی بناوٹ میں مثبت طور پر بروئے کار لائے۔

ایک صنعت کار اپنی بنائی ہوئی اشیاء کا معیار اپنے فرائض کی بجا آوری اور اپنے امانت کے حق کو ادا کرنے کی نیّت سے بہتر بنائے تا کہ اس کا ملک ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں شامل ہوسکے۔

حکومت کا اہل کار اپنی ذمہ داریاں دیانت داری سے پوری کرے اور سیاستدان اور رہنما اپنے فرائض بہترین انداز میں پورے کریں اور ان کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُن کو خدمت کا موقع دیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ تیسری دنیا کے کئی ممالک جن سے میری مراد ایشیا اور افریقہ کے اُن ترقی پذیر ممالک سے ہے جو ایک لمبے عرصے تک غلامی کے جوئے کے نیچے رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اگر ہم نے صحیح طور پر اپنے فرائض کی انجام دہی نہ کی، یا اپنی امانتوں کا حق ادا نہ کیا تو دنیا کے کچھ ممالک کی آنکھیں ہمارے وسائل پر لگی ہوئی ہیں اور وہ ان کو اپنے فائدہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر ہماری غلطیوں کی وجہ سے وہ ہمارے قدرتی وسائل تک رسائی حاصل کرلیں تو ہم پچاس سال پہلے کے دور میں چلے جائیں گے۔ اس لئے اپنے عہد بیعت کو مکمل وفاداری کے ساتھ پورا کریں اور اپنے فرائض بجالائیں تا کہ کوئی اجنبی ہمارے وسائل، جن سے خدا نے ہمیں نوازا ہے کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر نائیجیرین احمدی اپنی امانت کا حق ادا کرنے کے لئے اور اپنے فرائض کی سر انجام دہی کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے تا کہ نائیجیریا دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا ہو۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ دعائیں کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے بغیر امانتوں کا حق اور فرائض کی سرانجام دہی ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو جلسہ کے ان تین دنوں میں کثرت سے دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔

سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

پریس اور میڈیا کے ساتھ انٹرویو

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے 'حدیقۃ احمد' میں نو تعمیر شدہ گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ جلسہ گاہ میں عارضی قیام کے لئے یہ گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا گیا۔ یہاں پر پریس اور میڈیا کے نمائندوں نے حضور انور ایدہ اللہ

تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو کیا۔

پریس کے نمائندہ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ بات میں نے اس کانفرنس میں بھی کی تھی کہ اگر مکمل پلاننگ ہو اور سیاست کا عمل دخل نہ ہو اور غریب لوگوں کا حقیقی درد ہو تو تمام ممالک مل کر ان غریبوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ ان غریبوں کی جو بھوکے ہیں اور جن کو حقیقۃً خوراک چاہئے۔ یہاں نائیجیریا میں بھی جو ایک بڑا ملک ہے اگر مکمل پلاننگ سے کام کیا جائے تو غربت ختم ہوسکتی ہے۔ آپ کے پاس زرعی وسائل ہیں۔ بعض دوسرے قدرتی وسائل بھی ہیں۔ اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ غریبوں کی مدد کریں تو پھر ضرور غریب علاقوں میں جائیں تو آپ آسانی سے مدد کر سکتے ہیں اور خاص طور پر وہ ممالک جہاں زراعت ہوتی ہے وہ آسانی سے غربت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مغربی ممالک میں بہت خوراک پیدا ہوتی ہے جو ضائع چلی جاتی ہے یا وہ اس کو خود ضائع کر دیتے ہیں یا ایسے ممالک کو جہاں ان کے سیاسی مفادات کی تکمیل ہونی ہوتی ہے صرف ان کو دے دیتے ہیں۔ تو حقیقت میں خدا کا خوف ہی بنیادی چیز ہے۔ اگر آپ کو خدا کا خوف ہوگا تو پھر ہی آپ ہر ایک کو خوراک دیں گے اور ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کریں گے۔ یہی وہ بات اور پیغام ہے جو میں ہر ایک تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

ایک اخباری نمائندہ نے سوال کیا کہ اسلام میں دہشت گردی کے حوالہ سے جو شور ہو رہا ہے اس کے بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں؟ کیا آپ اسلام کو مزید بہتر طریق پر بیان کر سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کہ میں نے ابھی اس بات کو اپنی تقریر میں بیان کیا ہے۔ یہی سوال ہے جو ہر جگہ ہو رہا ہے، اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے؟ اسلام کی حقیقی تعلیم وہ ہے جو میں نے اس کانفرنس میں آج بیان کی ہے اور میں ہر جگہ اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتا ہوں۔ ویسی ہی جیسے قرآن کریم نے پیش کی ہے، جو آنحضرت ﷺ کے اخلاق سے ثابت ہے۔ ان باتوں کو سننے کے بعد بہت سے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اسلام نے کیا تعلیم دی ہے، قرآن کریم نے کیا بیان کیا ہے یہ ہم صحیح طور پر اب جان سکیں گے۔ اسلام دہشت گردی کا مذہب ہرگز نہیں بلکہ امن کا مذہب ہے۔ نیز ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اسلام خدا کے قریب کرنے اور اس کی محبت حاصل کرنے کا طریق بتانے والا مذہب ہے۔ یہ وہ مذہب ہے جو حقیقت میں دنیا میں امن قائم کرنے والا مذہب ہے۔

پریس کے ایک نمائندہ کے اس سوال پر کہ آپ نے غانا میں گندم اگانے کا تجربہ کیا۔ اس معاملہ میں ان کی مدد کی تو یہاں نائیجیریا میں ہماری اس سلسلہ میں مدد کیوں نہیں کرتے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اُس وقت غانا کے پاس اتنے وسائل نہیں تھے کہ وہ زراعت میں ترقی کرتا جب کہ نائیجیریا میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ آپ کے پاس وسائل ہیں۔ سب کچھ ہے۔ آپ پہلے ہی گندم اگاتے ہیں۔

ساتھ ساتھ دوسری خوراک کی پیداوار بھی ہے۔ تو اصل بات یہ ہے کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور ایمانداری سے اپنے ملک کے لئے اپنی خدمات بروئے کار لائیں اور سمجھیں کہ آپ کی کیا ڈیوٹی ہے اور باقی تفصیلی باتیں تو میں اپنی تقریر میں بتا چکا ہوں۔

پریس اور میڈیا کے ساتھ یہ پروگرام 25 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ، حدیقہ احمد سے پولیس کے Escort میں واپس اپنی رہائش گاہ مسجد مبارک ابوجہ تشریف لے آئے۔

سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ مختلف ممالک کے وفود کی ملاقات اور ان کے روح پرور تأثرات

ساڑھے پانچ بجے نائیجیریا کے ہمسایہ ممالک نائیجر(NIGER)، چاڈ(CHAD)، کیمرون(CAMEROON) اور ایکٹوریل گنی (EQUATORIAL GUINEA) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملک نائیجر (NIGER) کے 22 مقامات سے 75 افراد پر مشتمل وفد جس میں مرد و خواتین اور بچے شامل تھے ان میں سے بعض بارہ (12) صد کلو میٹر اور بعض پندرہ (1500) سو کلو میٹر کا بڑا لمبا اور تکلیف دہ سفر اس گرمی کے موسم میں طے کر کے نائیجیریا پہنچے تھے۔

۞……ABRO گاؤں کے امام Mahmoudou صاحب جن کی عمر 66 سال ہے اور یہ کافی ضعیف ہیں اپنے گاؤں سے پندرہ صد کلو میٹر کا کٹھن سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ وہ اپنی زندگی میں کبھی خلیفۃ المسیح کو مل سکیں گے اور قریب سے دیکھ سکیں گے۔ کہنے لگے کہ حضور سے مل کر سفر کی تھکاوٹ کا احساس ہی نہیں رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد یہ لوگ بہت خوش تھے اور حضور انور سے مصافحہ کرنے کے بعد اپنے ہاتھ چومتے، اپنے چہروں پر ملتے۔

ایک دوست عثمان عبدو صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور تو سراپا شفقت ہیں اور ہم سے بہت محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے حضور انور کو شفقت کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ کس طرح خدا کا یہ خلیفہ چھوٹے چھوٹے بچوں سے پیار و شفقت فرماتا ہے اور انہیں تحفے دیتا ہے۔ یہ عاجزی تو صرف خدا کے برگزیدہ بندوں کا ہی خاصہ ہے۔

۞……نائیجر کے ماراوی علاقہ کے ایک میئر جو احمدی نہیں ہیں اپنی ایک ضروری میٹنگ چھوڑ کر اور یہ لمبا سفر طے کر کے حضور انور سے ملنے کے لئے آئے۔ حضور انور کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں او جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہوئے۔ حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقات کے بعد اتنے خوش تھے کہنے لگے کہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنی خوشی کا اظہار کر سکوں۔ مجھ سے کیا پوچھتے ہیں میرے لئے بیان کرنا ممکن نہیں۔

۞……نائیجیر (NIGER) کے سب سے پہلے احمدی استاد Halidou Abdoullaye صاحب جنہوں نے 2004ء کے دورہ بنین (BENIN) کے دوران حضور انور سے ملاقات کی تھی اور اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے تھے اور حضور انور کے ساتھ چمٹ کر دھاڑیں مار کر رونے لگے اور حضور انور کو دعائیں دیتے رہے۔ یہ بزرگ بھی نائیجر کے وفد کے ساتھ نائجیریا آئے اور جلسہ میں شامل ہوئے اور حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور نے ان کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور فرمایا کہ آپ سے تو بینن میں ملاقات ہوئی تھی۔ جب وفد کے تمام افراد سے ملاقات ہو چکی تو حضور انور نے ان کو دوبارہ بلوایا اور دفتر جا کر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھی اپنی انگلی میں ڈال کر برکت دی اور اپنے ہاتھ سے ان کی انگلی میں یہ انگوٹھی ڈالی اور فرمایا بنین میں 2004ء میں جب یہ ملے تھے تو کہتے تھے کہ پتہ نہیں زندگی میں دوبارہ حضور انور سے ملاقات ہوگی یا نہیں۔ اس پر بزرگ نے کہا کہ ان پر خدا کا خاص فضل ہے کہ اس نے دوبارہ حضور انور سے ملاقات کا سامان پیدا کیا۔

۞……آج ملاقات کرنے والوں میں چاڈ(CHAD) کا وفد بھی تھا جو 60 افراد پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ 1300 کلو میٹر کا سفر دو دن میں طے کر کے پہنچے تھے۔ چاڈ سے کیمرون اور پھر کیمرون سے نائیجیریا پہنچے۔ جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہوئے۔ سبھی نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ان کا حال دریافت فرماتے اور ان سے گفتگو فرماتے۔ حضور انور سے ملاقات کے بعد ان کے اندر نمایاں تبدیلی تھی۔ بیحد خوش تھے کہنے لگے کہ پہلے تو ہم صرف اپنے معلم سے حضور انور کے متعلق سنا کرتے تھے لیکن اب دیکھنے سے جو ہم میں روحانی تبدیلی پیدا ہو چکی ہے اس کو ہم بیان نہیں کر سکتے۔

۞……ہمسایہ ملک کیمرون(Cameroon) سے 109 افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا تھا یہ پانچ صد کلو میٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ یہ لوگ اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضور انور کو مل رہے تھے۔ آدم یحییٰ صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب پہلی دفعہ میری نظر حضور انور کے چہرہ پر پڑی اور پھر مجھے مصافحہ کی سعادت ملی تو میری زندگی میں اس سے بڑھ کر خوشی کا موقعہ کبھی نہیں آیا۔ میں اس خوشی کو بیان نہیں کر سکتا۔

۞……ہاؤسا چیف معلم محمد بالا حضور انور سے ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ خدا رسیدہ شخصیت ہے۔ اس جیسا کوئی دنیا میں نہیں ہے۔

۞……ایک دوست عمر مرتضیٰ محمد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس روحانی جلسہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارے لوگ خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ دنیا میں عام لوگ یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کسی پیروکار کا اپنے امام سے ایسا پیار اور روحانی تعلق بھی ہوسکتا ہے جیسا کہ میں نے اس جلسہ میں آکر جماعت کا اپنے امام کے لئے دیکھا ہے۔

پھر آج ملاقات کرنے والوں میں ملک ایکٹوریل گنی (Equatorial Guinea) سے آنے والا سات افراد پر مشتمل وفد بھی شامل تھا۔ یہ لوگ اپنی زندگیوں میں پہلی بار خلیفۃ المسیح سے مل رہے تھے اور اپنی اس سعادت پر خوشی سے معمور تھے۔ وفد کے ایک ممبر اسحاق امین صاحب نے بتایا کہ جب میں نے پہلی دفعہ حضور انور کو دیکھا تو مجھ میں یکا یک ایک روحانی تبدیلی پیدا ہوئی اور مجھے ایسا لگا کہ میرا اندر صاف ہوگیا ہے اور گند ختم ہوگیا ہے۔ حضور انور خدا کے ولی ہیں۔

۞……ایکٹوریل گنی کے وفد میں ایک زیر تبلیغ غیر احمدی دوست تھے۔ حضور انور کے ساتھ ملاقات کے دوران ان کی کایا پلٹ گئی۔ ملاقات ختم ہوتے ہی اپنے معلم سے کہنے لگے کہ مَیں ابھی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے وہیں بیعت کر لی۔

۞……ایکٹوریل گنی کے وفد میں ایک نو احمدی دوست عبدالرحمٰن صاحب بھی آئے تھے۔ حضور انور سے ملاقات کے بعد بہت مطمئن اور خوش تھے۔ کہنے لگے کہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی ایسا جلسہ نہیں دیکھا جہاں مختلف قسم کی قوموں اور رنگ و نسل کے لوگ موجود ہوں۔ مجھے خاص خوشی حضور انور کو مل کر اور حضور انور کا خطبہ جمعہ سن کر ہوئی۔ ایسا لگتا تھا کہ حضور انور کو ہمارے ملک ایکٹوریل گنی کے روحانی امراض کا علم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور کا خطبہ جمعہ صرف نائیجیریا کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے ہے کیونکہ یہ خامیاں اور کمزوریاں ساری دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رہنمائی خلیفہ وقت کے ساتھ ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم حضور انور کو دوبارہ اپنے ملک میں بھی ملیں۔

مختلف ممالک سے آنے والے شمع خلافت کے یہ پروانے، یہ جانثاران خلافت اپنی خوش بختی، خوش نصیبی پر خوشی و مسرت سے معمور تھے۔ ہر ایک اپنے جذبات کی رو میں بہ رہا تھا۔ بعضوں کو اپنے جذبات کے اظہار کے لئے زبان مل جاتی تھی اور بعض اظہار کی طاقت نہیں پاتے تھے لیکن ان کے چہرے اور ان کی آنکھیں، ان کے دلوں کا حال سنا رہی تھیں کہ ان کے سینے پیارے آقا کی محبت اور عشق سے لبریز ہیں اور حضور انور کی محبت اور پیار سے ان کے عقیدت کے کشکول بھرے ہوئے ہیں اور یہ برکتیں سمیٹ کر واپس جا رہے ہیں۔

وفود سے ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

تعلیم الاسلام کالج۔ایک تاریخ

انگریزی سہ ماہی رسالہ ''النحل'' امریکہ (شمارہ اوّل 2006ء) میں مکرم ڈاکٹر محمد شریف خانصاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں تفصیل سے تعلیم الاسلام کالج کے اجراء اوراس کے مختلف ادوار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

تعلیم الاسلام کالج کا قادیان میں قیام اس بناء پر ہوا کہ جو طالبعلم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں زیر تعلیم تھے ان کے سکول سے فارغ ہونے کے بعد انہیں وہی دینی ماحول کالج کی سطح پر بھی مہیا کیا جاسکے۔ کالج کا افتتاح 28 مئی 1903ء کو ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ ناسازیٔ طبع کے باعث اس میں شامل نہ ہوسکے اور حضورؑ کے ارشاد پر حضرت مولوی نور الدینؓ نے افتتاح فرمایا۔ حضورؑ نے اُس وقت بیت الدعا میں دعا کرنے کا وعدہ بھی فرمایا۔

اگرچہ تعلیم الاسلام کالج کا قیام جماعت کے لئے مالی لحاظ سے ایک بڑا بوجھ تھا لیکن دعاؤں اور احبابِ جماعت کی مالی امداد کے ساتھ اخراجات کو پورا کیا جاتا رہا۔ حضرت مولوی مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بھی جماعت کے اداروں سے اپیل کی کہ وہ ایک طالبعلم کی فیس کے اخراجات برداشت کریں۔ اگرچہ کالج کے تعلیمی نتائج کافی مثبت تھے لیکن وائسرائے انڈیا لارڈ کرزن نے جب ''یونیورسٹی ایکٹ'' پاس کیا تو اس میں یہ درج تھا کہ جو کالج یونیورسٹیوں سے منسلک ہونا چاہتے ان کے لئے اچھی مالی حالت، تربیت یافتہ سٹاف اور مستقل عمارت رکھنے کی شرائط بھی ہوں گی۔ چونکہ تعلیم الاسلام کالج ان شرائط پر پورا نہیں اترتا تھا اس لئے اسے 1905ء میں بند کرنا پڑا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اس حوالہ سے بھی مشورہ فرمایا کہ جتنی جلد ممکن ہوسکے، کالج کو دوبارہ جاری کیا جائے۔ لیکن تبلیغ و تعلیم کے دیگر امور کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوتی گئی۔ آخر 33ویں سالانہ مجلس شوریٰ کے دوران حضورؓ نے احمدیوں کو کالج کھولنے کے لئے مالی تحریک فرمائی جس میں ہزاروں روپے نقد وصول ہوئے اور ہزاروں روپے کے وعدے کئے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے سربراہی میں کالج کمیٹی کے نگرانِ اعلیٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تھے۔ سرکاری جائزہ ٹیم نے بھی قادیان کا دورہ کیا اور آخر تعلیم الاسلام انٹر کالج قادیان کا افتتاح 14؍جون 1944ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمادیا۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ ایم۔اے (آکسن) اس کے پرنسپل مقرر ہوئے۔

کالج کا اجراء بھرپور طریقے سے کیا گیا اور جلد ہی بی۔اے اور بی۔ایس۔ای کی کلاسز بھی شروع ہوگئیں۔ کیمسٹری اور فزکس کی لیبارٹریاں تعمیر کی گئیں۔ بہت ہی کم وقت میں کالج نے پڑھائی اور دیگر شعبوں میں نمایاں مقام حاصل کرلیا۔ کالج میں دینی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ طالبعلم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مجالس عرفان سے بھی مستفیض ہوتے۔ مسجد نور میں باقاعدگی سے نمازیں ادا کرتے اور صحابہؓ سے ملاقات کرکے ان کی دعاؤں سے فیضیاب ہوتے۔ ہر طالبعلم شام کو کھیلوں میں بھی حصہ لیتا۔ طلبہ کے نتائج اور رپورٹس اُن کے والدین کو بھجوائے جاتے۔ 1944ء میں فضل عمر ہاسٹل بننے سے پہلے دارالانوار گیسٹ ہاؤس کو ہاسٹل کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا۔ 30؍جون 1947ء کو گرمیوں کی چھٹیوں کا اعلان کیا گیا جو یکم جولائی سے لے کر 27 ستمبر 1947ء تک تھیں۔ لیکن یہ دن کالج کا آخری دن ثابت ہوا۔ کیونکہ تقسیم ہند کے بعد فسادات کے باعث کالج ایک عرصہ تک بند رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہجرت کے بعد لاہور میں قیام پذیر ہوئے۔ کالج کا زیادہ تر سٹاف پاکستان ہجرت کرآیا تھا جبکہ کچھ کو وہیں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ڈیوٹی کے دوران ایک طالبعلم محمد منیر خان شامی صاحب کو سکھوں نے شہید بھی کردیا۔

حضورؓ کے ارشاد پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے پاکستان میں کالج کے اجراء کی کوشش شروع کردی۔ کالج کمیٹی بھی دوبارہ تشکیل دی گئی تاکہ مالی فنڈز اکٹھے کئے جاسکیں۔ لیکن ہجرت کی وجہ سے جماعت کی مالی حالت کمزور تھی اور اکثریت بیروزگار تھی اس لئے کالج کمیٹی نے رپورٹ پیش کی کہ کالج کا اجراء ابھی ممکن نہیں۔ اس پر حضورؓ نے آبدیدہ ہوکر فرمایا: ''آپ کو مالی فنڈز کی فکر ہے اور مجھے اپنے نوجوانوں کی۔ کالج ہر حال میں کھولا جائے گا اور کبھی بند نہیں ہوگا''۔ حضورؓ نے مکرم چوہدری محمد علی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ کالج کے لئے جگہ تلاش کریں۔ جبکہ پروفیسر میاں عطاءالرحمٰن صاحب اور مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کو قادیان سے پاکستان ہجرت کرنے کو فرمایا اور انہیں کالج کیلئے آرٹیکلز اور ضروری اشیاء کی فہرست لانے کو فرمایا۔ جلد ہی سیمنٹ بلڈنگ میں کالج کا دفتر شروع ہوگیا اور ساٹھ طلبہ ابتدائی طور پر داخل کرلئے گئے۔ کچھ ماہ بعد کالج کو سکھ نیشنل کالج میں منتقل کردیا گیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد DAV کالج کی عمارت میں منتقل ہوگیا۔ لیکن یہ عمارت چونکہ پناہ گزینوں کے قیام کے باعث بہت خستہ حال ہوچکی تھی چنانچہ اس کی مرمت کروانے پر، کالج کی کتب خریدنے اور لیبارٹریاں بنوانے پر ہزاروں روپے لاگت آئی۔ ان دشواریوں کے باوجود طالبعلموں کی تعداد 267 ہوگئی۔ ایک ہی سال میں تعلیم الاسلام کالج کا شمار لاہور کے اونچے کالجوں میں ہونے لگا۔ جلد ہی کالج کی سرگرمیاں اپنے عروج پر پہنچ گئیں۔ شہنشاہ ایران کے دورہ پر جن طلباء نے آپ کو گارڈ آف آنر پیش کیا ان میں اکثر تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ تھے۔ فٹ بال، والی بال، بیڈمنٹن اور تیراکی کی ٹیموں نے کالج کے لئے تمغے جیتے۔ کالج کی طرف سے ایک رسالہ "Young Economist" جاری ہوا جو بعد میں ''المنار'' کے نام سے شائع ہوتا رہا۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور کا پہلا سیمینار 2؍اپریل 1950ء کو ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی شرکت فرمائی اور اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہمیشہ ترقی کی کوششیں کرنی چاہئیں، اور خدا سے دعا کرتے ہوئے ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتے رہنا چاہئے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اچھے نتائج تب ہی حاصل کئے جاسکتے ہیں جب صحیح وقت پر صحیح قدم اٹھایا ہو۔

مخالفین نے تعلیم الاسلام کالج بند کروانے کی کوششیں بھی ہمیشہ کیں لیکن کالج کی ترقی کو روک نہ سکے۔ طلبہ کی تعداد بڑھتی گئی اور پانچ سو تک پہنچ گئی۔ 1953ء میں احمدیوں کے خلاف فسادات میں احمدی طالبعلم مکرم جمال احمد صاحب کو شہید بھی کردیا گیا۔ اور مخالفین کو خوش کرنے کے لیے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کو گرفتار کرلیا گیا۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایات پر ربوہ میں کالج کی بنیاد رکھی گئی اور اسے جلد ہی لاہور سے یہاں منتقل کردیا گیا۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا افتتاح 6دسمبر 1954ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا اور اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہاں پر مذہبی آزادی ہوگی اور ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا طالبعلم داخلہ لے سکے گا۔ ہر طالبعلم اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرے گا اور طالبعلم کو عبادت کرنے کے لئے حکم دینا اس کے مذہب میں مداخلت نہیں ہے۔ نیز کالج کسی بھی قسم کے احتجاجی جلوس نہیں کرے گا۔ بات چیت کرنے کے ذریعہ معاملات حل کرنے کے لئے دروازے ہمیشہ کھلے رہیں گے۔

پھر کالج کی لائبریری بھی تعمیر کی گئی جس میں ہر قسم کے اخبارات و رسائل مہیا کئے گئے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحبؓ نے اپنی ذاتی لائبریری عطیہ کے طور پر پیش کی۔

فضل عمر ہاسٹل چار عمارتوں میں تقسیم تھا۔ پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب وارڈن اور مکرم سعید اللہ خان صاحب سپرنٹنڈنٹ تھے۔ ہاسٹل میں کامن روم بھی تھا جس میں اخبارات و رسائل اور انڈور گیمز کیلئے انتظامات تھے۔ ہاسٹل میں انٹرنیشنل طالبعلم بھی رہائش پذیر تھے جن کا تعلق انڈونیشیا، غانا، صومالیہ، نائیجیریا، ماریشس اور تنزانیہ سے تھا۔

تعلیم الاسلام کالج اپنے پروگراموں کی حیثیت سے پورے پاکستان میں مانا جاتا تھا۔ انٹر کالج ڈیبیٹ میں ملک بھر سے طالبعلم حصہ لیتے تھے۔ تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے یہ ڈیبیٹ کئی بار جیتی۔ کالج میں تین اردو کانفرنسوں کا انعقاد بھی کیا جاتا رہا جن سے پاک و ہند کے اردو علماء خطاب کرتے۔ آل پاکستان باسکٹ بال چیمپئن شپ بھی منعقد ہوتی جس میں پاکستان بھر سے ٹیمیں شامل ہوتیں۔ آل پاکستان کشتی رانی کے مقابلے دریائے چناب میں ہوتے، تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے پنجاب یونیورسٹی کی چیمپئن شپ کئی سال تک مسلسل جیتی۔ اس کے علاوہ کئی چیدہ سائنسدان، ادیب وشاعر بھی کالج میں مہمان کے طور پر آکر خطاب کیا کرتے۔ مختلف مضامین کی سوسائٹیز بھی قائم تھیں جن کی ماہانہ میٹنگ دریائے چناب پر پکنک کی صورت میں منعقد کی جاتی۔

بعد میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری کی تعلیم کے لئے نیو کیمپس تعمیر کیا گیا جس میں فزکس اور کیمسٹری کی لیبارٹریاں بنائی گئیں۔ فزکس کی لیبارٹری 1967ء میں تعمیر کی گئی جب کہ کیمسٹری کی زیر تعمیر تھی جب 1973ء میں حکومت نے سیاسی وجوہات پر تمام پرائیویٹ تعلیمی ادارے اپنی تحویل میں لے لئے جس کے بعد سے نہ ختم ہونے والا انحطاط کا سلسلہ جاری ہے۔

پپیتا اوراس کے طبی فوائد

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب نے روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10؍فروری 2007ء میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں پپیتے کے طبّی فوائد پر روشنی ڈالی ہے۔

پپیتا وٹامن اے اور وٹامن سی کا بہترین ذریعہ ہے اس میں carotene کی مقدار دوسرے پھلوں سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ ہمارا جسم کیروٹین کو وٹامن اے میں تبدیل کرکے جذب کرلیتا ہے۔ وٹامن اے سب سے زیادہ ہماری آنکھوں کے لئے فائدہ مند ہے، یہ آنکھ کے ریٹینا (Retina) کو طاقت دیتا ہے اور نظر کی کمزوری سے بچاتا ہے، دانتوں پر زرد دھبے بننے سے روکتا ہے اور ہڈیوں کو طاقت دیتا ہے۔

پپیتا وٹامن سی کا بھی ذخیرہ ہے جو جسم میں تازہ خون بنانے میں مدد کرتی ہے۔

پپیتے میں موجود بیٹا کیروٹین ہر طرح کے کینسر کے خلاف مدافعت کی زبردست طاقت رکھتی ہے۔

پپیتے میں موجود ایک انزائم ''پاپین'' نظام ہضم کو چست کرتا ہے اور اس انزائم کی وجہ سے غذا کے اندر موجود پروٹین جلد ہی جسم کا حصہ بن جاتی ہے۔ پپیتے میں موجود فائبر قبض کے لئے بہت مفید ہے۔

پپیتا وزن کم کرنے میں بھی مدد دیتا ہے کیونکہ یہ جسم میں کولیسٹرول بننے سے روکتا ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19؍مارچ 2007ء میں مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خدا کا فضل اترا آسماں سے
نوازا پھر مجھے اس نے مکاں سے
دعاؤں سے ہے یہ سیراب بستی
اسے برکت ملی رب جہاں سے
خدا ربوہ کو پھر مسرور کر دے
دکھا یہ بھی تُو رحمت کے نشاں سے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

4th July 2008 – 10th July 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 4th July 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
01:00	MTA Travel: programme featuring a visit to Calgary, Canada.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th April 1995.
02:40	Huzoor's tours: programme documenting Huzoor's visit to Australia.
03:30	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th February 1998.
05:10	Mosha'airah: an evening of poetry.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 11th February 2006.
08:05	Jalsa Salana USA: repeat of programmes from Jalsa Salana USA, including Flag Hoisting ceremony.
09:05	Friday Sermon: recorded on 20th February 2008.
10:05	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings.
10:40	Indonesian Service
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
13:20	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:20	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00	Friday Sermon [R]
17:15	Spotlight: an interview about the life of Maulana Abdul Malik Khan, hosted by Sheikh Tahir Ahmad Munir.
18:00	Le Francais C'est Facile: lesson no. 99
18:30	Arabic Service: Live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	Friday Sermon [R]
21:45	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings from Jalsa Salana USA, including flag hoisting ceremony.
22:45	Friday Sermon: recorded on 20th February 2008.
23:45	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings.

Saturday 5th July 2008

00:25	Tilaawat & MTA News
01:10	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th April 1995.
02:15	Friday Sermon: recorded on 4th July 2008.
04:55	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings, including flag hoisting ceremony.
04:25	Friday Sermon: recorded on 20th February 2008.
05:25	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor. Recorded on 11th February 2006.
08:00	Friday Sermon: recorded on 4th July 2008.
09:00	Jalsa Salana USA 2008: Repeat of proceedings from Jalsa Salana USA, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 21st June 2008.
12:05	Tilaawat & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
13:55	Intikhab-e-Sukhan: live poem request programme
15:00	Jalsa Salana USA 2008: Repeat of proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. [R]
18:00	The Larc: programme featuring a visit to Rainbow Beach and The Larc, in Southern Australia.
18:30	Live Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif, Hani Tahir and Mustapha Sabit.
20:35	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Sunday 6th July 2008

00:00	Tilaawat & MTA News
00:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th April 1995.
01:25	Friday Sermon: recorded on 4th July 2008.
02:25	Jalsa Salana USA 2008: Repeat of proceedings from Jalsa Salana USA, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 21st June 2008.
05:25	The Larc: programme featuring a visit to Rainbow Beach and The Larc, in Southern Australia.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 12th February 2006.
08:25	Gardens of Casa Loma
09:00	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings from concluding session, including Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
13:55	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 4th July 2008.
14:55	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings from concluding session, including Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. [R]
18:10	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Australia.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:20	Gardens of Casa Loma [R]
22:50	Learning Arabic: lesson no. 3.
23:05	Huzoor's Tours [R]
23:20	Seerat-un-Nabi (Saw)

Monday 7th July 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00	Gardens of Casa Loma
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th April 1995.
02:35	Learning Arabic: lesson no. 3
02:55	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings from concluding session of Jalsa Salana Canada, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10	Children's class held with Huzoor. Recorded on 18th February 2006.
08:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 110
08:25	Spotlight: speech delivered by Maulana Muhammad Kareem-uddin Shahid on the topic of the "Eloquence of the Holy Qur'an"
09:05	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 24th November 1997.
10:10	Indonesian Service
11:25	Medical Matters
12:05	Tilaawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon: recorded on 18th May 2007.
15:05	Spotlight [R]
15:40	Children's Class [R]
16:45	Learning French: lesson no. 110 [R]
17:20	French Service [R]
18:30	Arabic Service
19:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th April 1995.
20:40	MTA International News
21:15	Children's Class [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:00	Spotlight [R]

Tuesday 8th July 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00	Le Francais C'est Facile: lesson no. 110
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th April 1995.
02:30	Friday Sermon: recorded on 18th May 2007
03:40	Spotlight
04:20	Medical Matters
04:55	French Service
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Jamia Ahmadiyya UK Class with Huzoor. Recorded on 26th February 2006.
08:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th January 1995. Part 2.
09:20	Farnborough Museum: a visit to the Farnborough Air Sciences Museum.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
13:55	Jalsa Salana Mauritius 2005:concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 4th December 2005.
14:40	MTA Travel: a visit to The Hague, the political capital of the Netherlands.
15:05	Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
16:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th January 1995. Part 2.
17:20	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News.
21:00	Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
22:05	Jalsa Salana Mauritus 2005 [R]
22:50	MTA Travel [R]
23:05	Farnborough Museum [R]

Wednesday 9th July 2008

00:00	Tilaawat & MTA News
00:55	Learning Arabic: lesson no. 1
01:10	MTA Travel
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 9th May 1995.
02:30	Jamia Ahmadiyya UK Class
03:25	Farnborough Museum
03:55	Question and Answer Session: Recorded on 8th January 1995. Part 2.
05:15	Jalsa Salana Mauritius 2005
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau class Huzoor recorded on 11th March 2006.
08:00	Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
09:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th November 1995.
10:20	Indonesian Service
11:20	Swahili Service
12:15	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:05	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th December 1986.
15:20	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:10	Khilafat Jubilee Quiz
17:20	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 2nd May 1995.
20:50	MTA International News
21:20	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:00	Jalsa Salana UK 1992: speech delivered by Bilal Atkinson on 'changing trends in the Christian world'. Recorded on 2nd August 1992.
22:40	From the Archives [R]

Thursday 10th July 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:45	Hamaari Kaenaat
01:25	Liqaa Ma'al Arab: recorded on 2nd May 1995.
02:20	Ken Harris Oil Painting
02:45	Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
03:35	From the Archives
04:45	Khilafat Jubilee Quiz
05:55	Jalsa Salana UK 1992
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Children's Class with Huzoor, recorded on 19th March 2006.
08:10	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 13th August 1995.
09:25	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Fiji, including Huzoor's arrival in Fiji and meeting with the Fijian President.
09:55	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
14:05	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 11th February 1998.
15:10	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Fiji.
15:45	Seerat-un-Nabi (saw)
16:15	English Mulaqa'at [R]
17:20	Mosha'airah: an evening of poetry [R]
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News
21:05	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 11th February 1998. [R]
22:10	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
22:40	Al Maa'idah: cookery programme
22:50	Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT 7

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 Friday 27 June, 2008 Issue No. 26

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

’حدیقہ احمد‘ (نائیجیریا) میں صدسالہ خلافت جوبلی جلسہ سالانہ کا انعقاد۔ خطبہ جمعہ میں جلسہ کی غرض وغایت کو سامنے رکھنے اور اپنے اندر پاکیزہ انقلاب پیدا کرنے کے لئے اہم نصائح

انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔ بچوں کے مختلف گروپس کی طرف سے مختلف زبانوں میں حضور انور کو خوش آمدید۔

مختلف سرکردہ شخصیات کی طرف سے ویلکم ایڈریس اور جماعت کی تعلیمی وصحت کے میدان میں خدمات پر خراج تحسین۔

اپنے عہد بیعت کو مکمل وفاداری کے ساتھ پورا کریں۔ روحانی امانت کے ساتھ اس کو ایک دنیاوی امانت بھی دی گئی ہے اور وہ آپ کا ملک ہے۔ اس کا حق ادا کرنا آپ کے لئے اسی طرح ضروری ہے جس طرح روحانی اور مذہبی حقوق کی بجا آوری۔

اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں ایسا اعلیٰ معیار قائم کریں کہ ہر احمدی اپنی امانت کا حق ادا کرنے میں اور دیانتداری میں ایک مثال بن جائے۔

(جلسہ سالانہ نائیجیریا کے دوسرے روز کے خطاب میں آیات قرآنیہ کے حوالہ سے اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کے سلسلہ میں نہایت اہم نصائح)

اسلام دہشت گردی کا مذہب ہرگز نہیں بلکہ امن کا مذہب ہے۔

نائیجیریا میں بھی اگر مکمل پلاننگ سے کام کیا جائے اور غریب لوگوں کا حقیقی درد ہو تو غربت ختم ہو سکتی ہے۔ اللہ نے آپ کو بڑے وسائل سے نوازا ہے۔ آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ایمانداری سے اپنے ملک کی خدمت کریں۔ (پریس کے نمائندگان سے گفتگو)

مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور سے ملاقات اور ان کے رُوح پرور تأثرات

(نائیجیریا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

2 رمئی بروز جمعۃ المبارک 2008ء

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

’حدیقہ احمد‘ میں صدسالہ خلافت جوبلی جلسہ سالانہ نائیجیریا

آج جماعت احمدیہ نائجیریا کے صدسالہ خلافت جوبلی کے جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح ہونا تھا۔

ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ گاہ ”حدیقۃ احمد“ کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیقۃ احمد پہنچے اور ”حدیقہ احمد‘ کے بیرونی گیٹ پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کے ساتھ اس نئی جلسہ گاہ کا افتتاح فرمایا۔

حدیقہ احمد کا کل رقبہ 181 ایکڑ ہے۔ جماعت نائجیریا نے یہ قطعہ زمین سال 2006ء میں خریدا تھا۔ یہ قطعہ زمین ابوجہ سے شمال کی طرف Keffi Road پر واقع ہے۔ امسال یہاں اس نئی جگہ پر جماعت احمدیہ نائجیریا جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا تھا۔ اس سے قبل ملک کے جنوب ساؤتھ میں ILARO کے مقام پر جماعت کا جلسہ ہوا کرتا تھا۔ یہ موجودہ جلسہ گاہ ILARO سے 800 کلومیٹر دور ملک کے سنٹر میں ہے۔ اس جلسہ میں پہلی دفعہ نائجیریا کے نارتھ میں قائم ہونے والی نئی جماعتوں نے بھی فاصلہ کی کمی کی وجہ سے بڑی تعداد میں شرکت کی اور شامل ہونے والوں میں ایک بڑی تعداد نومبائعین کی تھی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ پہنچے احباب جماعت نے والہانہ فلک شگاف نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب نائجیریا نے نائجیریا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس دوران فضا نعروں سے گونجتی رہی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور خطبہ جمعہ کے لئے سٹیج پر تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

حضور انور نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

”آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کا 58واں جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں جب دنیا کی اکثریت خدا تعالیٰ کو بھول بیٹھی ہے احمدی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر ملک میں جلسے کرتے ہیں اور سال میں ایک دفعہ چند دن کے لئے اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ انقلاب ہے جس کے برپا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں بھیجا۔ اگر ہم اپنے اندر یہ انقلاب لانے والے نہیں، اگر ہم آج اس مقصد کے لئے جمع نہیں ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فرمایا ہے تو پھر اس جلسے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپؑ نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا کہ مجھے کوئی شوق نہیں کہ میلے کا ماحول پیدا کروں اور لوگوں کو جمع کر کے دنیا کو اپنی طاقت بتاؤں۔ کہ اے دنیا والو! میری طاقت دیکھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ سوچ اور خیال ایسے ہیں جن سے مجھے کراہت آتی ہے۔ پھر آپؑ نے یہ بھی فرمایا یہاں جلسے پر تقریریں ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے مقرر تقریریں کرتے ہیں۔ بڑی علمی باتیں ہوتی ہیں۔ لوگ یہ باتیں سن کر مقررین کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ان تقریروں اور مقررین کی ان اعلیٰ علمی باتوں کا کیا فائدہ؟ اگر جماعت کے دلوں پر اس کا اثر نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں، اس لئے آج یہاں جمع ہیں کہ جو باتیں ہم سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اپنی زندگیوں کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جس معیار پر آنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں